عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۸ | یکم تا ۷/رجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۸ تا ۱۵/مارچ ۲۰۱۹ء | شمارہ: ۱۰

طویل بیماری میں علاج کی شرعی حیثیت

مطالعہ سیرت

ریاستِ مدینہ

نیدرلینڈ کے اسلام مخالف کا قبولِ اسلام

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

زکوٰۃ کا نصاب

س:......ایک عورت نے اپنی بیٹی کو ساڑھے تین تولہ سونے کا زیور بنوا کر دیا ہے اور یہ لڑکی غیر شادی شدہ ہے، تو کیا اس لڑکی پر اس زیور کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

ج:......لڑکی کے پاس اگر صرف یہی سونا ہے اس کے علاوہ روپیہ، پیسہ یا چاندی وغیرہ میں سے کوئی چیز نہیں ہے تو پھر یہ صاحب نصاب نہیں ہے، اس لئے زکوٰۃ بھی واجب نہیں ہوگی۔ لیکن قربانی اور صدقۂ فطر واجب ہے اور اگر کچھ سونا ہو اور کچھ پیسے جمع ہوں یا کچھ سونا اور کچھ چاندی ہو یا کچھ سونا اور کچھ مالِ تجارت ہو تو دونوں کی مالیت کو جمع کیا جائے، اگر مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے تو سال پورا ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

گھریلو استعمال کے سامان پر زکوٰۃ نہیں

س:......گھر کے قیمتی برتن استعمال کے علاوہ ہیں، ایک بار استعمال کر کے صندوق میں رکھے ہوئے ہیں، تو کیا ان برتنوں پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟ قربانی اور صدقۂ فطر بھی واجب ہوگا۔

ج:......گھر کے سامان پر خواہ وہ کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو اگر وہ استعمال کے لئے ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، کیونکہ یہ اموال زکوٰۃ میں سے نہیں ہے۔ زکوٰۃ صرف سونا، چاندی، مالِ تجارت اور نقدی وغیرہ پر ہی واجب ہوتی ہے۔ گھر کا سامان جیسے برتن، کپڑے، فرنیچر وغیرہ یا اس کے علاوہ ایسی کوئی چیز جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت رکھتی ہو اور ضرورت سے زائد ہو تو یہ اشیاء جس کی ملکیت ہوں اس پر قربانی اور صدقۂ فطر واجب ہے۔ خواہ اس کے پاس سونا چاندی نقدی وغیرہ میں سے کچھ بھی نہ ہو۔

حرفِ ضاد کا تلفظ

س:......بعض لوگ کہتے ہیں کہ حرف ضاد کو دال کی آواز میں پڑھنا چاہئے، کیونکہ عرب حضرات بھی ایسے ہی پڑھتے ہیں۔ ظاء کی آواز میں پڑھنا غلط ہے، کیا یہ بات درست ہے؟

ج:......ضاد، ظاء، دال تینوں علیحدہ علیحدہ مستقل حروف ہیں اور ان کے مخرج بھی علیحدہ ہیں، لیکن ضاد اور ظاء اکثر صفات میں شریک ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کا مشابہ ہیں تاہم دونوں کا مخرج بالکل علیحدہ ہے، ضاد میں صفت استطالت زائد ہے جو کہ ظاء میں نہیں ہے:

"ومنهم من يجعلها ظاء الخ هذا ليس بعجيب لثبوت التشابه وعسر التميز بينهما فانه يشارك ظاء في صفاتها كلها، ويزيد عليها باستطالة، فلولا اختلاف المخرجين والاستطالة في الضاد لكانت ظاء. اه جهد المقل۔" (الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی، فصل من المبہمات تجوید القرآن، ص:۱۰۱، ج:۱، اسمٰعیل اکیڈمی لاہور)

اس قدر کثیر مشابہت کے پھر بھی دونوں میں تمیز کرنا ضروری ہے ظاء کی جگہ ضاد پڑھنا یا ضاد کی جگہ ظاء پڑھنا درست نہیں ہے تو پھر ضاد کو دال پڑھنا یا مشابہ دال پڑھنا کیسے درست ہوگا؟ لہٰذا ضاد کو اس کے مخرج سے مع جمیع صفات کے حسب طاقت ادا کرنا ضروری ہے، البتہ اگر ادائیگی پر قدرت نہ ہو تو معذوری ہے۔ (بحوالہ فتاویٰ محمودیہ، ص:۴۸۹، ج:۳)

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

جلد:۳۸ یکم تا ۷رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۸تا۱۵مارچ ۲۰۱۹ء شمارہ:۱۰

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

متفرق دلچسپ واقعات	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
طویل بیماری میں علاج کی شرعی حیثیت	۷	حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
مطالعۂ سیرت	۱۲	مولانا محمد اسرار الحق قاسمیؒ
ریاست مدینہ کیا ہے؟	۱۵	مولانا محمد جہان یعقوب
نیدرلینڈ کے اسلام مخالف کا قبول اسلام	۱۷	عابد محمود عزام
کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ (۲)	۱۹	مولانا محمد شعیب کمال
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی پروگرام	۲۳	ادارہ
ختم نبوت کورس پروگرام، حیدرآباد	۲۷	مولانا توصیف احمد

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

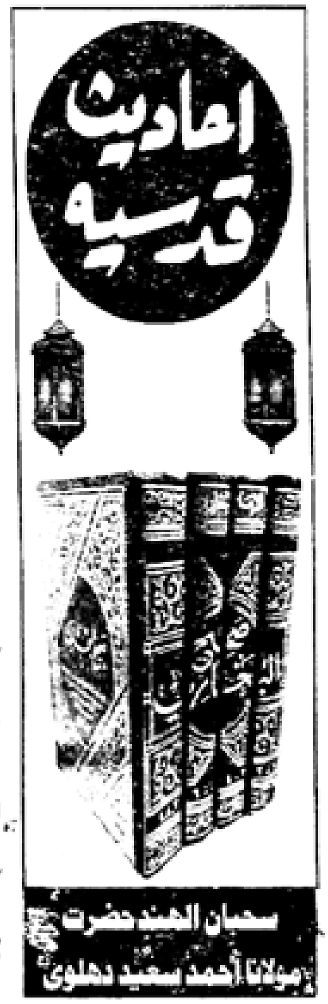

علاماتِ قیامت

حدیث قدسی ۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرغ پیدا کیا ہے، جس کے پروں کو موتیوں، زبرجد اور یاقوت سے آراستہ فرمایا ہے، اس کا ایک پر مشرق میں اور ایک مغرب میں ہے۔ اس کا سر عرش کے قریب ہے اور پاؤں زمین کے نیچے ہیں، پس جب صبح ہوتی ہے تو وہ اپنے پروں کو ہلا کر کہتا ہے: ''سبوح قدوس ربنا اللہ لا الٰہ غیرہ'' اس مرغ کی آواز پر تمام مرغ پر ہلاتے اور آواز نکالتے ہیں۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس مرغ کو فرمائیں گے: تو اپنے پر ہلالے اور اپنی آواز کو بند کردے، اس بات سے آسمان اور زمین والے یہ بات جان لیں گے کہ قیامت بالکل قریب ہے۔ (ابوالشیخ) یعنی اس مرغ کی تسبیح کا بند ہونا بھی علامات قیامت میں سے ہے۔

قیامت

حدیث قدسی ۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین سمیٹ لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور فرمائے گا: ''میں بادشاہ ہوں! کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔'' (بخاری شریف) ہاتھ سے ان کی قدرت مراد ہے۔

حدیث قدسی ۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا، پھر ان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا اور فرمائے گا: کہاں ہیں ظالم، کہاں ہیں سرکش؟ پھر زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں لے گا؟ پھر فرمائے گا: ''میں شہنشاہ ہوں! کہاں ہیں سرکش اور متکبر؟'' (مسلم)

میت کی تکفین

س:...... نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کے اعتبار سے میت کے حق میں فضیلت کیا بتلائی جاتی ہے؟

ج:...... (۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ تعالیٰ سے اس میت کے لئے سفارش کریں (یعنی مغفرت و رحمت کی دعا کریں) تو ان کی یہ سفارش اور دعا ضرور قبول ہوگی۔

(۲) حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا جاتا ہے کہ جس مسلمان کا انتقال ہو اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھیں (اور اس کے لئے مغفرت و جنت کی دعا کریں) تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ضرور (مغفرت اور جنت) واجب کردیتے ہیں۔

س:...... جنازے کے ساتھ تدفین تک شامل رہنے کے فضائل کیا ہیں؟

ج:...... (۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ بیان فرماتے ہیں: جو مسلمان ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کی نماز جنازہ میں شریک ہو اور اس کی تدفین سے فراغت کے بعد واپس ہو تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہوگا اور ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

(۲) جو شخص جنازے کی چارپائی کو چاروں طرف سے کندھا دے تو اس کے چالیس گناہ (جو صغائر میں بڑے بڑے ہوں) معاف کردیئے جائیں گے۔

(۳) پڑوس، رشتہ دار یا نیک میت کے جنازے کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

متفرق دلچسپ واقعات!

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للّٰہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ:

خان عبدالغفار خان اور قادیانیت:

برصغیر کے نامور قومی رہنما، تحریک آزادی کے جرنیل، فخر افغانان ’’خدائی خدمت گار تحریک‘‘ کے بانی جناب عزت مآب خان عبدالغفار خان مرحوم نے اپنی خودنوشت سوانح حیات ’’میری زندگی اور جدوجہد‘‘ کے نام سے تحریر فرمائی تھی۔ اس کا اردو ایڈیشن ۲۰۱۷ء میں پہلی بار پشاور سے شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے اپنا اور اپنے ایک ساتھی عبدالحلیم کا قادیان آنے جانے کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ بڑا دلچسپ اور تاریخی ومعلوماتی واقعہ ہے۔ کاش قادیانی حضرات عبرت حاصل کریں۔ واقعہ پڑھیں، پڑھنے کی چیز ہے: ’’کسی نے ہمیں قادیان کی بہت تعریف کی تو ہم نے وہاں جانے کا ارادہ کیا اور ہم قادیان کے لئے چل پڑے۔ جب ہم قادیان پہنچے تو حکیم نورالدین خلیفہ تھے۔ ہم ان سے ملے۔ اس کی سادہ اور بے تکلف زندگی اور محبت بھری باتوں نے ہم پر بہت اثر کیا۔ وہ بہت بااخلاق، بڑے عالم تھے۔ ہم اس کے پاس بیٹھے تھے کہ مرزا غلام احمد کا بیٹا (مرزا محمود قادیانی) جو اب جماعت کا امیر ہے، اس وقت کالج کا طالب علم تھا، آیا۔ ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔ ہم اسکول کے بورڈنگ میں آئے۔ یہاں جتنے بھی طلباء تھے ان کے منہ پر ایک ہی کلمہ تھا۔ ’’ابن مریم کی بات کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔‘‘ ہمیں یہ بات عجیب معلوم ہوئی۔ پھر بورڈنگ کے لڑکے ہمیں جنتی مقبرے لے گئے۔ جتنا ہم یہاں کے حالات سے باخبر ہوتے گئے ہماری حیرت میں اضافہ ہوتا گیا۔ ہم حیران تھے کہ یہاں رہیں یا واپس چلے جائیں۔ دوسری رات میں نے خواب میں دیکھا کہ بڑا گہرا کنواں ہے اور میں اس میں گر رہا ہوں۔ ایک سفید ریش آدمی ہاتھ بڑھا کر مجھے گرنے سے بچاتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ محتاط رہو۔ صبح جب میں اور عبدالحلیم نماز کے لئے اٹھے، میں نے اس کو اپنا خواب سنایا۔ اس نے بھی کچھ اسی قسم کا خواب دیکھا تھا۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو واپس اپنے گاؤں کی طرف چل پڑے۔ عبدالحلیم پشاور چلا گیا اور وہاں اپنے پرانے اسکول میں داخلہ لیا اور میں علی گڑھ چلا آیا۔‘‘ (میری زندگی اور جدوجہد ص ۶۵)

حکیم نورالدین اورمرزا قادیانی کی کتب:

ہمارے اس خطہ کے نامور دانشور مولانا محمد اسحاق بھٹی مرحوم کی کتاب ’’محفل دانش منداں‘‘ میں پروفیسر محمد سرور جامعی کے حوالہ سے ایک روایت نظر سے گزری جو قارئین ہفت روزہ کی نذر کی جاتی ہے: ’’بعض دفعہ وہ (پروفیسر محمد سرور جامعی) عجیب باتیں سنایا کرتے تھے جو انہوں نے کسی بزرگ سے سنی ہوتی تھیں۔ ایک دن ایک بزرگ کے حوالے سے بتایا کہ ایک شخص نے حکیم نورالدین سے (جو مرزا قادیانی کی موت کے بعد ان کے خلیفہ مقرر کیے گئے) پوچھا کہ آپ نے مرزا قادیانی کی کتابیں پڑھی ہیں؟ انہوں نے مرزا قادیانی کی کتابیں نہیں پڑھی تھیں، بولے: ’’میں تصنیف پڑھنے کے بجائے مصنف کو پڑھتا ہوں۔‘‘ یہ بات مرزا قادیانی کے علم میں آئی تو وہ صاف لفظوں میں تو حکیم صاحب سے اپنی کتابوں کے مطالعے کے لئے نہیں کہہ سکتے تھے، البتہ ایک دن حکیم صاحب سے کہا کہ میری کتابوں میں کتابت وغیرہ کی بعض غلطیاں رہ جاتی ہیں، آپ انہیں پڑھ کر درست کر دیا کریں۔ تاکہ آئندہ اشاعت میں غلطی باقی نہ رہے۔‘‘ (محفل دانش منداں ص۱۶۲)

ظفراللہ قادیانی کی علی گڑھ یونیورسٹی میں رسوائی:

مولانا محمد اسحاق بھٹی مرحوم نے اپنی کتاب ’’محفل دانش منداں‘‘ میں جناب حکیم عنایت اللہ نسیم کے ذکر میں ان کا علی گڑھ مسلم یونیورسٹی طبیہ کالج کا ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: ’’حکیم (عنایت اللہ نسیم سوہدروی) صاحب کا مذہبی جذبہ، بڑا تیز تھا اور اسلام سے سچی محبت ان کے رگ و پے میں رچی ہوئی تھی۔ جن لوگوں سے وہ اظہار بے زاری کرتے تھے، ان میں قادیانی بھی شامل تھے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو: اس زمانے میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی طبیہ کالج کا پرنسپل قادیانی تھا، جس کا نام عطاء اللہ بٹ تھا۔ حکیم نورالدین کے بیٹے عبدالسلام عمر بھی ان دنوں یونیورسٹی میں مقیم تھے۔ چوہدری ظفراللہ اس وقت وائسرائے کونسل کے ممبر تھے اور اپنے عہدے کی بناء پر بڑے اثر و رسوخ کے مالک تھے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے۔ تقسیم اسناد کے جلسے کا موقع آیا تو مہمان خصوصی کے طور پر چوہدری ظفراللہ کو بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس پر حکیم عنایت اللہ نسیم اور ان کے ہم خیال لوگ بھڑ گئے اور ایک ہنگامہ بپا کر دیا۔ حکیم صاحب پنجاب آئے، مولانا ثناء اللہ امرتسری ﷫ سے ملاقات کی، مولانا ظفر علی خاں ﷫ کو صورت حال سے آگاہ کیا اور علامہ اقبال ﷫ سے ملے اور معاملے کی نزاکت ان کے گوش گزار کی۔ پھر دہلی آئے اور جمعیت علمائے ہند کے اکابر علماء سے رابطہ پیدا کیا۔ اخبار ’’الجمعیۃ‘‘ میں چوہدری ظفراللہ کے خلاف اداریہ لکھوایا۔ لاہور میں اخبار ’’زمیندار‘‘ نے بھی یونیورسٹی کے ارباب انتظام کے فیصلے کی شدید مخالفت کی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یونیورسٹی کے اصحاب اختیار کو اپنا فیصلہ بدلنا پڑا اور چوہدری ظفراللہ کو جو دعوت دی گئی تھی وہ واپس لینا پڑی، پھر یہ ہوا کہ چند روز کے بعد یونیورسٹی کے طلباء اور بعض اساتذہ نے مل کر قادیانیوں کے خلاف ایک جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مولانا ظفر علی خان ﷫ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری ﷫ کو دعوت دی گئی اور ان سے تقریریں کرائی گئیں۔ یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا اور اس کے بعد قادیانیوں کو یونیورسٹی میں زور آزمائی کی جرأت نہ ہوئی۔‘‘ (محفل دانش منداں ص۲۲۶)

و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا محمّد و آلہ و اصحابہ اجمعین

طویل بیماری میں علاج کی شرعی حیثیت!

"Palliative Care اور اسلام" کے موضوع پر کی گئی تقاریر اور متعلقہ شرعی مسائل کے جوابات

بیان: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

ضبط وتخریج: محمد وصی فصیح بٹ

طویل اور لاعلاج بیماریوں کے پیچیدہ مراحل اور متعلقہ جدید آلات کے بارے میں ڈاکٹر حضرات کو متعدد شرعی مسائل کا سامنا رہتا ہے۔ اس سلسلے میں ملک کے معروف نجی ہسپتال انڈس ہسپتال کی انتظامیہ نے ۳۱ر مئی ۲۰۱۸ء کو ایک سیمینار منعقد کیا جس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے اپنے مفصل خطاب میں علاج معالجہ کے بارے میں اصولی شرعی ہدایات بیان فرمائیں اور متعلقہ سوالات کے جوابات دیئے۔ سیمینار میں شہر بھر کے کثیر معالجین نے شرکت فرمائی اور انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا بھر کے اطباء نے اس سے استفادہ کیا اور اسے اپنے شعبہ کے بہت سارے مسائل کا حل قرار دیا۔ اس بیان کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے ڈاکٹرز کی ایک تنظیم پیما نے اپنی سالانہ کانفرنس منعقدہ ۲۱ر اکتوبر ۲۰۱۸ء میں حضرت والا مدظلہم کو دوبارہ دعوتِ خطاب دی، جہاں آپ نے اس موضوع پر مزید تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جامعہ دارالعلوم کراچی کے فاضل مولانا محمد وصی صاحب نے دونوں بیانات کو یکجا کرکے تحریری شکل دی اور دلائل و مسائل کے حوالہ جات بھی درج کیے۔ قارئین کے افادہ کے لئے مذکورہ تحریر شائع کی جارہی ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد خاتم النبیین و امام المتقین وعلی الہ واصحابہ وعلی کل من تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

معزز ڈاکٹر صاحبان، معزز حاضرین اور میرے بھائیو وبہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

یہ میرے لئے مسرت و اعزاز کی بات ہے کہ میں اب تک تو آپ حضرات کی خدمت میں خود اپنی حاجت لے کر آتا رہا ہوں اور آپ سے اپنی یا اپنے کسی عزیز کی صحت کے لئے مدد طلب کرتا رہا ہوں۔ آج آپ نے اپنی محبت کی بناء پر مجھے اس محفلِ مذاکرہ میں ایک مہمان کے طور پر آنے کی عزت بخشی، اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اس کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈاکٹرز کے لئے خوش خبری:

پہلی بات تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جتنے حضرات طب کے پیشہ سے وابستہ ہیں، لوگوں کی بیماریوں کا علاج کرنے میں مصروف رہتے ہیں، ان کے لئے حضور نبی کریم سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم بشارت ہے جو صحیح حدیث میں وارد ہوئی ہے: "مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ." (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، رقم الحدیث: ۳۸ (۲۶۹۹))

ترجمہ: "جو شخص کسی بھی مسلمان کی کوئی بے چینی دور کرے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی قیامت کی بے چینیوں میں سے کوئی نہ کوئی بے چینی دور کریں گے۔"

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اگرچہ اس حدیث میں لفظ مسلمان کا استعمال ہوا ہے، لیکن یہ لفظ اس لئے حدیث میں استعمال ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب عام طور سے مسلمان ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسانی ہمدردی اور انسانی راحت رسانی کا ثواب صرف اسی صورت میں نہیں ہے جب کوئی شخص کسی مسلمان کی خدمت کررہا ہو بلکہ کسی غیرمسلم کی راحت رسانی اور اس کی کسی بے چینی کو دور کرنا بھی باعثِ اجروثواب ہے۔ انسانی ہمدردی کے جتنے راستے ہوتے ہیں ان سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا اجروثواب ہے۔

ڈاکٹر کیا نیت کریں؟

یوں تو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیشے پیدا کیے ہیں اور انسان اپنی اپنی سوچ و پسند کے مطابق کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار کرلیتا ہے لیکن یہ طب

کا پیشہ،یعنی لوگوں کے علاج کا پیشہ،اس لحاظ سے بہت عظیم و مبارک پیشہ ہے کہ یہ خدمتِ خلق کا ایک بہت عظیم کام ہے۔فرق صرف نیت کا ہے،زاویہ نگاہ کی تبدیلی کا ہے۔اگر کوئی آدمی یہ پیشہ صرف اس لئے اختیار کرتا ہے کہ پیسے کماؤں گا اور پیسے کمانے کے علاوہ اس کے ذہن میں کوئی اور تصور نہیں ہے۔اس کے تمام فیصلوں کی بنیاد صرف یہی بات ہے کہ جہاں مجھے زیادہ پیسے ملیں گے،جس طریقے میں مجھے زیادہ دولت حاصل ہوگی،میں وہی طریقہ اختیار کروں گا۔اس کے ذہن میں انسانی ہمدردی یا کسی انسان کو تکلیف سے بچانے کی کوشش ثانوی (دوسرے) درجہ میں ہے یا سرے سے ہے ہی نہیں،اللہ تعالیٰ بچائے،تو ٹھیک ہے،بس اس نے ایک پیشہ اختیار کرلیا ہے۔جائز حدود میں ہو تو یہ کوئی منع نہیں ہے لیکن اس پر کوئی ثواب بھی نہیں ہے۔جیسے کوئی شخص بازار میں سبزی بیچ کر پیسہ کما رہا ہے تو یہ شخص اپنی طبی خدمات کو بیچ کر پیسہ کما رہا ہے،اس میں اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔

لیکن اگر آدمی کی اصل نیت یہ ہے کہ میں یہ پیشہ اس لئے اختیار کررہا ہوں کہ اس کے ذریعے میں لوگوں کی بے چینیوں کو دور کرسکوں،لوگوں کو راحت پہنچا سکوں،لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرسکوں اور چونکہ میرے ساتھ میری ذاتی ضروریات بھی لگی ہوئی ہیں اس لئے میں اس پر کوئی فیس بھی وصول کرتا ہوں یا کوئی ذاتی منفعت بھی حاصل کرتا ہوں لیکن میرا اصل مقصد انسانیت کی خدمت و ہمدردی ہے،تو یہ سارا پیشہ بہت بڑی عبادت بن جاتا ہے۔اس کا ایک ایک لمحہ عبادت بن جاتا ہے۔

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست
تصوف بجز خدمتِ خلق نیست

یعنی محض تسبیح اٹھا کر تسبیح پڑھتے رہنا،مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھتے رہنا اور بوسیدہ قسم کا لباس پہنے رہنا،یہ کوئی تصوف کی بات نہیں ہے،یہ صوفی بننا نہیں ہے،بلکہ جتنا آدمی مخلوق کی خدمت کررہا ہوگا،اتنا ہی بڑا صوفی ہوگا،اور وہ اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی قریب ہوگا۔

نیز شفا دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے،معالج تو بس یہی کرتا ہے کہ اپنے علم کے مطابق مریض کا علاج کرے۔اگر اس مریض کو شفا مل جاتی ہے،بے چینی دور ہوجاتی ہے،اس کی زندگی بہتر ہوجاتی ہے تو اس بہتر زندگی کے نتیجے میں جتنے وہ نیک کام کرے گا،وہ سارے اس معالج کے نامۂ اعمال میں لکھے جائیں گے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسے یہ موقع فراہم کیا کہ وہ اپنی زندگی میں اچھے کام کرسکے اور دوسروں کے کام آسکے۔

اس لئے یہ بہت عظیم عبادت ہے اور بات صرف نیتوں کے فرق کی ہے۔لیکن نیت کی درستگی انسان کے طرزِ عمل سے ظاہر ہوتی ہے۔آدمی یہ کہہ دے کہ میری نیت فلاں قسم کی ہے لیکن اس نیت کا صحیح ٹیسٹ اور صحیح مظاہرہ انسان کے عمل سے ہوتا ہے۔اگر وہ خدمت کی نیت سے یہ کام کر رہا ہے تو اس کا طرزِ عمل اس شخص سے بالکل مختلف ہوتا ہے جس کی نیت صرف پیسہ کمانا ہو۔ایسے شخص کے دل میں ہمدردی ہوتی ہے،اس کے دل میں دوسروں کا درد ہوتا ہے۔اس کا رویہ و اخلاق اور مریضوں کے ساتھ اس کا طرزِ عمل (interaction) بتاتا ہے کہ اس کے دل میں کیا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج کل صورتِ حال ایسی ہے کہ جہاں بھی چلے جائیں مریضوں کی قطار لگی ہوتی ہے،لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے،سب کو نمٹانا ہوتا ہے۔ایسے میں انسان میں جھنجلاہٹ پیدا ہوجاتی ہے اور انسان کو غصہ بھی آجاتا ہے۔لیکن اس جھنجلاہٹ اور غصہ کو کوئی چیز روک سکتی ہے تو وہ صرف صحیح نیت ہے۔اگر میں خدمت کی نیت سے یہ کام کررہا ہوں تو میرا فرض ہے کہ میں مریضوں سے معاملہ اخلاق کے ساتھ کروں،دیانت داری سے کروں اور ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کروں۔جب تک یہ بات پیدا نہیں ہوجاتی،خدمت عبادت نہیں بن سکتی۔

مریض کی خدمت اور اس کو مطمئن کرنا معالج کا فریضہ ہے۔اگر ہجوم کے باوجود بھی وہ اپنے آپ کو قابو میں رکھے تو اس کی بڑی فضیلت ہے۔اصل میں ڈاکٹر تو سمجھتا ہے کہ اصل مسئلہ کیا ہے لیکن مریض شروع سے آخر تک پوری کہانی سنانا شروع کرتا ہے۔اب ڈاکٹر چاہتا ہے کہ مریض صرف اصل مسئلہ بتائے جبکہ مریض پوری داستان سناتا ہے،وقت ضائع کرتا ہے۔اب اس میں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ مریض کو ڈانٹ دیا جائے کہ فضول باتیں مت کرو۔دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس سے نرمی سے کہہ دیا جائے کہ بھائی آپ کی سب باتیں درست ہیں لیکن میں صرف یہ بات جاننا چاہتا ہوں۔

خود ہمارے ساتھ فتویٰ دینے میں یہی صورتِ حال پیش آتی ہے۔لوگ طلاق کا مسئلہ پوچھنے آتے ہیں۔۔۔نکاح کے وقت سے کہانی سنانا شروع کرتے ہیں کہ شروع میں تعلقات

اچھے رہے، ایک دن میں باہر نکلا، بیوی بہت غصہ میں تھی، میں واپس آیا تو اس نے مجھے بہت برا بھلا کہا، میں نے شروع میں نرمی کا معاملہ کیا۔۔۔ اب وہ یہ ساری داستان سنا رہا ہے جبکہ پوچھنا صرف یہ ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں ہوئی؟ اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ طلاق کے سلسلے میں الفاظ کیا کہے تھے۔ باقی باتیں غیر متعلقہ ہیں۔ ایسی صورتحال میں غیر متعلقہ باتوں پر صبر کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص تنہائی میں بیٹھا ہے، ذکر کررہا ہے، نوافل پڑھ رہا ہے، تلاوت کررہا ہے، اس سے ہزار درجہ بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کے ساتھ معاملات کررہا ہے اور ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کررہا ہے۔ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا كَانَ مُخَالِطًا النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ ۔ترجمہ: وہ مسلمان جو لوگوں سے ملتا جلتا ہو اور لوگوں سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہو، اس مسلمان سے بہتر ہے جو نہ لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور نہ ہی ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، الرقم: ۲۵۰۷)

میں آپ حضرات کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ حضرات نے الحمدللہ یہ پیشہ اختیار کیا اور اسی نیت سے اختیار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج کا یہ اجتماع اسی طب کے ایک اہم موضوع پر ہورہا ہے کہ جن مریضوں کا علاج ناممکن ہوجائے، جن پر علاج کے تمام طریقے آزمائے جاچکے ہوں تو ان کے ساتھ کس طرح معاملہ کیا جائے اور کس طرح ان کو راحت پہنچائی جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بنیادی ہدایات فراہم کی ہیں، جن کو اگر ہم مدنظر رکھیں تو ہمارے بہت سے مسائل کا حل مل جاتا ہے۔

پرہیز وتدبیر کی اہمیت:

پہلی بات یہ ہے کہ آدمی کو بیماری مانگنی نہیں چاہئے، اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ عافیت ہی مانگنی چاہیے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ (صحیح البخاری، کتاب التمنی، باب كَرَاهِيَةِ التَّمَنِّي لِقَاءَ الْعَدُوِّ، رقم الحدیث: ۷۲۳۷) لہٰذا آدمی کو بیماری مانگنی نہیں چاہئے اور نہ ہی اپنے اختیار سے ایسا کام کرنا چاہئے جس کا نتیجہ بیماری کی شکل میں آئے، بلکہ اسے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہئے کہ یہ بیماری نہ آئے۔ معالجین کے فرائض میں بھی یہ بات داخل ہے کہ جس طرح وہ بیمار ہوجانے کے بعد لوگوں کا علاج کرتے ہیں، اسی طرح بیمار ہونے سے پہلے بھی لوگوں کو ایسی تدابیر بتائی جائیں جن سے وہ بیماری سے بچ سکیں۔ ان کو Preventive Measures کہہ سکتے ہیں۔ یہ بھی دین کا حصہ ہے۔

ایک حدیث میں ہے: "إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا." (صحیح البخاری، کتاب الطب، باب مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ، رقم الحدیث: ۵۷۲۸)

ترجمہ: "جب تم سنو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھیل رہی ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے نکلو بھی مت۔"

یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے شام کا دورہ کرنے کے لئے نکلے۔ پتہ چلا کہ شام کے علاقے میں طاعون پھیلا ہوا ہے۔ اب یہ مسئلہ پیدا ہوا کہ اس طاعون زدہ علاقے میں جانا مناسب ومفید ہے یا نہیں؟ کیا واپس لوٹ جائیں یا سفر جاری رکھیں؟ شروع میں تردد اس لئے ہوا کہ ہم شام کا ارادہ کرچکے ہیں اور یہ سفر ایک دینی مقصد کے تحت کرنے جارہے ہیں اور محض اس وجہ سے کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو کیا ہم اس سے رک جائیں؟ ہم تو اللہ کے دین کے لئے نکلے ہیں، محض بیماری کے خوف سے رک جانا شاید ٹھیک نہیں؟ دوسری طرف یہ خیال آتا تھا کہ طاعون کی بیماری اس شدت کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے کہ اس میں ہزارہا افراد شہید ہوچکے ہیں۔ ایک پورا قبرستان آج اردن میں موجود ہے جس میں اس طاعون سے شہید ہونے والے افراد کی قبریں ہیں۔ لہٰذا وہاں جانا تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والی بات نظر آتی ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں مشورہ طلب کیا اور مشورہ سے یہ فیصلہ فرمایا کہ ایسی حالت میں ہمیں وہاں نہیں جانا چاہئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جو شام کی فوج کے سپہ سالار تھے، عرض کیا: "أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ" کیا آپ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگنا چاہتے ہیں؟

یعنی طاعون جو پھیل رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی

تقدیر سے بھاگ رہا ہے تو جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔ آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگنا چاہتے ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ" جی ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نہیں کہا کہ اللہ کی تقدیر کے بھروسہ پر بیٹھ جایا کرو بلکہ یہ کہا ہے کہ تمہارے اختیار میں جو اسباب ہیں ان کو اختیار کرو، پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو کہ وہ ان اسباب میں تاثیر پیدا کرے۔ کچھ دیر بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے جنہوں نے یہ حدیث سنائی جو پہلے عرض کی:

إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ (صحيح البخاري، كتاب الطب، باب ما يذكر في الطاعون، رقم الحديث:5729)

ترجمہ: جب تم کسی سرزمین میں (وبا کے متعلق) سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب ایسی جگہ وبا آ جائے جہاں تم خود موجود ہو تو وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے مت نکلو۔

اس ارشاد نبوی کی بہت سی تفسیریں کی گئی ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ Preventive قسم کی تدبیر بیان فرمائی کہ اندر کے لوگ باہر نہ جائیں تا کہ بیماری کے اثرات باہر نہ پہنچیں اور باہر کے لوگ اندر نہ جائیں تا کہ وہ بیماری کے اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ (إذا سمعتم بالطاعون بأرض) أي إذا بلغكم وقوعه في بلدة أو محلة (فلا تدخلوا عليه) أي يحرم عليكم ذلك لأن الإقدام عليه جراءة على خطر وإيقاع للنفس في التهلكة والشرع ناه عن ذلك قال تعالى ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة) التيسير بشرح الجامع الصغير للمناوي، (حرف الهمزة: ۱/۲۱۵) وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ الِاحْتِرَازُ مِنَ الْمَكَارِهِ وَأَسْبَابِهَا (شرح النووي على مسلم، كتاب السلام، باب الطاعون والطيرة: ۷/۴۶۴)... إنه تعالى شرع لنا التوقي عن المحذور وقد صح أن المصطفى صلى الله عليه وسلم لما بلغ الحجر منع أصحابه من دخوله (فيض القدير: ۴/۲۸۶) لہٰذا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کی قرآن وسنت میں دیگر مثالیں بھی موجود ہیں۔

علاج معالجہ کے بارے میں ایک غلط تصور:

دوسرا مسئلہ جو بنیادی طور پر سمجھنے کا ہے وہ یہ ہے کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ علاج کرنا شرعاً فرض یا واجب ہے۔ یہ بات شرعاً درست نہیں ہے۔ بیماری کا علاج کرنا مباح ہے، جائز ہے۔ (وَأَمَّا التَّدَاوِي فَلَيْسَ بِوَاجِبٍ عِنْدَ جَمَاهِيرِ الْأَئِمَّةِ. وَإِنَّمَا أَوْجَبَهُ طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ كَمَا قَالَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ (مجموع الفتاوى، كتاب الجنائز: ۲۴/۲۶۹) اور ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو سنت ہے (وَلَا بَأْسَ بِالْحُقْنَةِ لِأَنَّهَا مِنْ بَابِ التَّدَاوِي وَأَنَّهُ أَمْرٌ مَنْدُوبٌ إِلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ (تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ خَلَقَ لَهُ دَوَاءً إِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ) (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كِتَابُ الِاسْتِحْسَانِ: ۱۱/۱۴) اگر کوئی شخص علاج نہیں کرواتا اور اسی پر مطمئن ہے تو اس کو مجبور کرنا کہ تم علاج کرواؤ کیونکہ اگر نہیں کرواؤ گے تو گناہ گار ہوگے، یہ شرعی اعتبار سے درست بات نہیں ہے (الامتناع من التداوي في حالة المرض لا يعتبر انتحارا عند عامة الفقهاء، فمن كان مريضا وامتنع من العلاج حتى مات، لا يعتبر عاصيا، إذ لا يتحقق بأنه يشفيه) (الموسوعة الفقهية الكويتية: ۶/۲۸۳)۔ اس کو ترغیب تو دی جا سکتی ہے، اسے کہا جا سکتا ہے کہ علاج کرواؤ اور یہ علاج کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج کروایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو علاج کے طریقے بتائے ہیں۔ (فكان من هديه صلى الله عليه وسلم فعل التداوي في نفسه والأمر به لمن أصابه مرض من أهله وأصحابه (زاد المعاد في هدى خير العباد، الطب النبوي: ۴/۹)

طبِ نبوی پر تحقیق کی ضرورت:

ہماری حدیث کی کتابوں میں کتاب الطب کے عنوان سے پورا ایک باب (Chapter) ہوتا ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے علاج اور ان سے متعلقہ احادیث جمع کی جاتی ہیں۔ لوگوں نے طب نبوی کے نام سے

اس پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ اردو، عربی اور انگریزی میں اس موضوع پر اچھا خاصا لٹریچر موجود ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے امراض کا علاج خود بتایا ہے اور ان کو اختیار کرنے کی لوگوں کو ترغیب بھی دی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان پر باقاعدہ ریسرچ کی جائے۔ وہ علاج زیادہ تر جڑی بوٹیوں کا علاج ہے جن سے آپ نے بعض امراض کی دوائیں بتائی ہیں۔ ان پر ریسرچ کی ضرورت ہے۔ افسوس ہے کہ ہم ان پر ابھی تک پوری ریسرچ نہیں کرسکے۔

مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلونجی کے بارے میں فرمایا: إِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ (صحیح البخاری، کتاب الطب، باب الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، الرقم:۵۶۸۷)

ترجمہ: ''بے شک یہ کلونجی تمام بیماریوں کا علاج ہے، سوائے موت کے۔''

لیکن کس مرض میں کلونجی کو کس طریقے سے استعمال کیا جائے، یہ تفصیل احادیث میں نہیں ملتی۔ صرف ایک عام دعوت دی گئی ہے کہ کلونجی کو ہر قسم کے مرض میں علاج کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اب کس جگہ کلونجی کا فائدہ اسے کھانے سے ہوگا، کس جگہ اس کو کسی اور چیز کے ساتھ ملا کر کھانے سے فائدہ ہوگا، کس جگہ اس کو پیس کر استعمال کرنے سے فائدہ ہوگا، کس جگہ اس کے تیل سے فائدہ ہوگا، کس جگہ اس کے بیرونی استعمال سے فائدہ ہوگا۔ یہ سب ممکنات ہیں۔ اس پر ریسرچ کی ضرورت ہے کیونکہ یہ بات کسی عام انسان کی نہیں ہے، بلکہ اس ذات کی ارشاد فرمائی ہوئی ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا: ''وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى O إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى O۔'' (النجم: ۳،۴)

ترجمہ: اور یہ (نبی کریم) اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے۔ یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے۔

لہٰذا جب آپ نے اتنا بڑا ارشاد فرمادیا تو ضرورت ہے کہ اس پر ریسرچ کرکے دیکھیں کہ کس مرض میں کلونجی کو کس طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آج ہماری افسوس ناک صورتحال یہ ہے کہ ہم ہر چیز میں مغربی تحقیق پر انحصار (Depend) کرتے ہیں اور جو ہمارے پاس اثاثہ موجود ہے اس پر ریسرچ کرنے کا کوئی قابلِ ذکر اہتمام نہیں کرتے۔ بعض حضرات نے اس پر کام کیا ہے لیکن وہ کوئی قابلِ ذکر کام نہیں ہے۔ ہمارا ملک ہربل میڈیسن سے معمور ہے۔ ہمارے جنگلات میں ایسی جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں جو مختلف امراض میں کارآمد ہوسکتی ہیں۔ ان پر ریسرچ کی ضرورت ہے۔

حکیم محمد سعید صاحب مرحوم نے اس پر کام شروع کیا تھا لیکن افسوس ہے کہ وہ شاید پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا۔ میرے کئی عرب دوستوں نے اس پر کام شروع کیا ہے، وہ متعدد کتابیں لکھ چکے ہیں۔ کلونجی کے فوائد پر ایک شامی ڈاکٹر نے کتاب لکھی ہے اور اپنی تحقیق کے مطابق مختلف بیماریوں میں کلونجی کے استعمال کے طریقے بھی لکھے ہیں۔ لیکن باقاعدہ منظم شکل میں اس پر کام نہیں ہوا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ڈاکٹرز کی یہ تنظیم اس کام کی طرف متوجہ ہو۔ اس سلسلے میں ہم سے جو خدمت ہوسکی، ہم اس کے لئے حاضر ہیں۔

علاج معالجہ مسنون ہے:

بہرحال علاج کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، آپ نے اس کی ترغیب بھی دی اور اس کے بہت سے طریقے بھی بتائے لیکن اس کے باوجود اگر کوئی شخص علاج نہیں کرواتا تو ہم اسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایک شرعی فریضہ کو چھوڑے ہوئے ہے اور اس کے لئے علاج چھوڑنا ناجائز ہے۔

فیصلہ کرنے والا مریض ہے، یعنی اگر میں بیمار ہوں تو میں فیصلہ کروں گا کہ میں علاج کروانا چاہتا ہوں یا نہیں۔ اُس کے لئے سنت ہے کہ علاج کروائے لیکن فرض یا واجب نہیں۔ لہٰذا اگر میں فیصلہ کرتا ہوں کہ میں علاج نہیں کرواتا تو مجھے کوئی مجبور نہیں کرسکتا۔

وفي النوازل: الرجل إذا ظهر به داء، فقال له الطبيب: قد غلبك الدم فأخرجه، فلم يخرجه حتى مات لا يكون مأخوذاً؛ لأنه لا يعلم يقيناً أن الشفاء فيه. وفيه أيضاً: استطلق بطنه، أو رمدت عينه، فلم يعالج حتى أضعفه ومات بسببه لا إثم عليه؛ (المحيط البرهاني في الفقه النعماني، كتاب الاستحسان والكراهية، الفصل التاسع عشر في التداوي والمعالجات: ۵/۳۴۰) لیکن یہ مریض اگر کسی طبیب کے پاس جاتا ہے علاج کروانے کے لئے کہ میرا علاج کرو تو طبیب کی ذمہ داری ہے کہ اس کا علاج کرے، انکار نہ کرے۔ تو دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ علاج واجب نہیں ہے، فرض نہیں ہے۔ صرف سنت ہے۔

(جاری ہے)

مطالعۂ سیرت

مولانا محمد اسرار الحق قاسمیؒ

عہد حاضر کے انسان نے اپنا سارا جھکاؤ مادیت کی طرف کردیا ہے؛اسی لئے اب وہ زندگی کے ہر پہلو اور ہر شے کو مادیت کی ترازو میں تولنا چاہتا ہے۔اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ انسانی زندگی غیر متوازن ہوکر رہ گئی ہے اور بہت سے ایسے پہلو جو حیاتِ انسانی میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں، نظر انداز کیے جارہے ہیں۔ اخلاق، روحانیت اور انسانی قدریں تیزی سے روبزوال ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ اب عوام الناس کے ایک بڑے طبقے کا ذہن روحانیت اور انسانی قدروں کو سمجھنے سے ہی قاصر ہوگیا ہے۔روحانیت اور انسانی قدروں کی باتیں انھیں فرسودہ دکھائی دیتی ہیں اور وہ کھل کر ان کے خلاف آواز بھی بلند کرتے ہیں۔ دراصل مادی اور مشینی ماحول میں انسان کی حسّی صلاحیت کند ہوجاتی ہے اور اس کا انسانی ضمیر مردہ ہوتا چلا جاتا ہے، جس کے باعث بہت سی وہ باتیں یا وہ واقعات جو غیر اخلاقی اور غیر انسانی ہوتے ہیں، ان میں انھیں کوئی عیب نظر نہیں آتا۔ بقول اقبال:

''احساسِ مروت کو کچل دیتے ہیں آلات''

مثال کے طور پر وہ لباس جس میں عورت کا بدن نظر آئے، اس کے جسم کے نشیب وفراز دکھائی دیں، مشینی اور مادی ماحول میں رہنے والے انسان کو اس میں کوئی قباحت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ اس کے دوررس نتائج کو بھی نہیں دیکھ پاتا۔آج کے عہد میں اگر کوئی ایسے لباس کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے تو اسے آڑے ہاتھوں لے لیا جاتا ہے اور اس پر دقیانوسیت کا الزام لگادیا جاتا ہے۔چاہے وہ لاکھ اس لباس کے نقصانات گنائے، کیسی کیسی مثالیں دے کر سمجھائے؛ کیونکہ مادیت پسند لوگوں کا ذہن اسے قبول ہی نہیں کرتا۔وہ تو صرف سکے کے ایک رخ کو دیکھتا ہے جو جس طرح رہنا چاہے رہے، جو جس طرح کے کپڑے پہننا چاہے، پہنے، یہ اس کی اپنی پسند ہے۔انسان کو آزادی حاصل ہے اور آزادی کا تقاضہ ہے کہ اسے اس کی مرضی وپسند پر چھوڑ دیا جائے؛ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ جب کچھ عورتیں اپنی مرضی وپسند سے اسکارف یا برقع پہنتی ہیں تو وہ ان کے خلاف آواز بلند کرنے لگتے ہیں اور حجاب پر پابندی لگانے کی بات کرنے لگتے ہیں۔ نہ جانے اس وقت ان کا نعرۂ آزادی کہاں چلا جاتا ہے؟ اسے ذہنیت کا بگاڑ نہیں کہا جائے تو کیا کہا جائے؟

اس طرح کے خیالات صرف غیر مسلم اقوام کے ہی نہیں ہیں؛ بلکہ مسلمان بھی اب ان باتوں سے متاثر دکھائی دے رہے ہیں۔ اخلاق، روحانیت، قدریں ان کے معاشرے میں دم توڑ رہی ہیں۔اب مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقے کو بھی ہر طرح کی آزادی کا نعرہ لبھا رہا ہے۔لباس کی آزادی، اجنبی مرد وعورت کے مابین دوستی کی آزادی، اختلاطِ مرد وزن کی آزادی، حجاب اور برقع سے آزادی، اپنی مرضی سے کچھ بھی کرنے کی آزادی۔مسلمانوں کے مابین یہ تبدیلی بھی ماحول کی دین ہے۔غیر مسلم قوموں کی طرح مسلمان بھی مادیت پسند ہوگئے ہیں۔انھیں بھی ڈھیر ساری دولت چاہیے۔تعیش ومستی کے وسائل وذرائع چاہئیں۔انھوں نے بھی زندگی کو صرف ایک ہی رخ سے دیکھنا شروع کردیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان کے درمیان یہ تغیر وتبدیلی کیوں کر واقع ہوئی؟ اس کے اسباب ومحرکات کیا ہیں؟

ظاہر ہے کہ اس کی بنیادی وجوہات میں سے بڑی وجہ دین سے دوری ہے۔ بہت کم مسلمان ہیں جو دین کی تعلیمات سے واقف ہیں۔دین کے حوالے سے انھیں بنیادی باتوں تک کا علم نہیں۔اس دور کے انسان کی ذہنیت اور اسلام کے درمیان کیا فرق ہے۔انھیں معلوم نہیں اور اگر اتنا پتہ ہے کہ اسلام عہد جدید کی بہت سی باتوں کے خلاف ہے تو یہ پتہ نہیں کہ اس کی وجوہات کیا ہیں۔مثلاً اس دور میں بے حیائی معیوب نہیں ہے؛ لیکن اسلام اس کا مخالف ہے۔ حدیث ہے:''الحیاء شعبة من الایمان'' حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

اجنبی مردوں اور عورتوں کے درمیان اختلاط کا اسلام قائل نہیں؛ جب کہ عہد جدید کا ذہن اختلاطِ مرد وزن میں کوئی قباحت محسوس نہیں

کرتا؛ بلکہ اسے بہتر خیال کرتا ہے۔ اتنا ہی نہیں؛ بلکہ غیر مردوں اور غیر عورتوں کے درمیان دوستی بھی دورِ جدید میں درست ہے؛ حالانکہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ عہدِ حاضر میں زنا کاری وفحاشی بھی معیوب نہیں سمجھی جاتی۔ اگر بالغ مرد وعورتیں بنا نکاح کے آپسی رضا مندی سے باہم جنسی و جسمانی تعلقات بناتی ہیں تو یہ بھی کوئی غلط قدم نہیں؛ جب کہ اسلام میں زنا چاہے وہ بالجبر ہو یا بالرضا حرام ہے اور بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن میں زنا کے قریب تک جانے کی بھی ممانعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''لاتقربو الزنا'' (زنا کے قریب بھی مت جاؤ) زنا کاری جیسا قبیح عمل صرف غیر مسلمان سوسائٹیوں میں ہی نہیں ہو رہا ہے؛ بلکہ مسلمان سوسائٹیاں بھی اس تعلق سے پیچھے نظر نہیں آتیں، مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کے درمیان اس ذہنی اور عملی یکسانیت وہم آہنگی کی وجہ یہی ہے کہ مسلمان بھی مادیت کے سمندر میں ڈوب گئے ہیں اور دین سے دور ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں۔

دین اسلام سے دوری کی وجہ اگرچہ موجودہ زمانے کا غیر مذہبی ماحول تو ہے ہی؛ مگر ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مسلمان خود دینی تعلیم حاصل نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا سارا زور عصری تعلیم پر ہے، جس کے حصول کے بعد ان کے خیالات اور زیادہ مادی ہو جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں یہ نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں کو دینی تعلیم کی طرف راغب کیا جائے اور قرآن وحدیث کے مطالعے کا ان میں شوق پیدا کیا جائے۔ چاہے وہ کسی بھی شعبے سے جڑے ہوئے ہوں، قرآن و حدیث سے وہ وابستہ رہیں۔ اپنے ذہن کو صاف کرنے، اپنے احساس وضمیر کو زندہ رکھنے اور اپنی زندگی کو دین کے مطابق گزارنے کے لئے سیرت کا مطالعہ بھی اہمیت کا حامل ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کیسے بسر ہوئی؟ جب آپ کئی کئی فاقوں سے ہوتے تو کیسے صبر سے کام لیتے اور مطمئن رہتے۔ جب آپ کے پاس بہت سا مال آتا، تو اسے راہِ خدا میں کیسے خرچ کر دیتے، جب آپ تنہائی میں ہوتے تو آپ کے اعمال کیا ہوتے اور جب لوگوں کے درمیان ہوتے تو آپ کیسے رہتے؟ بات کرتے تو کس قدر نرم گفتاری سے کام لیتے، وعدہ کرتے تو کیسے اسے نبھاتے، بیویوں کے ساتھ آپ کا سلوک کتنا عمدہ ہوتا، پڑوسیوں کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیسا ہوتا، محلہ داروں کے ساتھ کیسے پیش آتے۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کیسے کرتے، انسانوں کے ساتھ آپ کا سلوک کتنا اعلیٰ ہوتا اور جانوروں کا آپ کس قدر خیال رکھتے تھے۔ عبادتِ الٰہی میں آپ کس درجہ استغراق فرماتے۔ مسائل میں گھرے ہوتے تو انھیں کیسے حل کرتے، دشمنانِ اسلام حملہ آور ہوتے تو کیسے دفاع کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کس قدر عمدہ تھی اور کس قدر حکمت کے ساتھ آپ نیکی کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے۔ غرض سیرتِ طیبہ میں انسانی زندگی کے بہت سے پہلو نظر آ جائیں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات پڑھتے ہوئے دل ودماغ پر مثبت اور اچھے اثرات پڑتے ہیں۔ ذہن صاف ہوتا ہے، دل روشن ہوتا ہے۔ انسانی زندگی کے تمام شعبوں کی طرف نگاہ جاتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ ''زندگی'' کتنی قیمتی ہے اور زندگی کے اصل تقاضے ومطالبات کیا ہیں؟ اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ سیرت کی کتابوں کو اپنے مطالعے میں ضرور رکھیں۔ اگر زیادہ وقت نہ ملے تو روزانہ پندرہ منٹ مطالعۂ سیرت کے لئے ضرور نکالیں۔ اگر کسی کے پاس زیادہ وقت ہو تو وہ اور زیادہ وقت سیرت طیبہ کے مطالعے پر صرف کرے۔ آج مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو سیرت طیبہ سے ناواقف ہے، دو چار واقعات تک ہی ان کا مطالعہ محدود ہے۔ صرف اتنے سے کام نہیں چلنے والا۔ آپ کی پوری زندگی کا مطالعہ کیا جانا چاہئے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو سیرت کی متعدد کتابوں کا مطالعہ کر چکے ہیں یعنی سیرت طیبہ کے بارے میں خاصی معلومات رکھتے ہیں لیکن اب وہ سیرت کے مطالعے سے جڑے ہوئے نہیں ہیں۔ یہ بھی مناسب بات نہیں ہے۔ مطالعۂ سیرت اس بات کا متقاضی ہے کہ اسے استقلال کے ساتھ اپنے مطالعے میں رکھا جائے؛ تاکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات ومعمولات سے مسلمان نہ صرف آگاہ رہیں؛ بلکہ ان کے اثرات سے فیضیاب بھی ہوتے رہیں۔

انسان کی فطرت ہے کہ وہ ایک وقت بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے؛ لیکن آہستہ آہستہ اس کا اثر ہلکا ہوتا جاتا ہے؛ کیونکہ اور بہت سی چیزیں اس کی زندگی میں آتی رہتی ہیں اور متاثر کرتی رہتی ہیں۔ کسی چیز سے مستقل متاثر رہنے کے لئے اس کا استحضار ضروری ہے اور اس کے زیر اثر رہنا اہم ہے۔ اگر کوئی سیرت طیبہ کے اثرات کو اپنے اوپر طاری رکھنا چاہتا ہے تو وہ سیرت کے

مطالعہ سے جڑا رہے۔ اس بات سے بھلا کون انکار کرے گا کہ سیرت طیبہ تمام مسلمانوں کے لئے آئیڈیل ہے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوش قدم پر چلنے میں ابدی کامیابی ہے تو پھر مسلمان آپ کی حیاتِ طیبہ کو کیوں نہ سامنے رکھیں اور اس سے روشنی حاصل کریں۔ سیرت کا مطالعہ جس قدر زیادہ ہوگا، اسی قدر دین اسلام سے قربت ہوگی، اسلامی نقطۂ نظر بنے گا، تفقہ فی الدین حاصل ہوگا، زندگی معتبر ہوگی، دونوں جہان کی کامیابی کا تصور ذہن میں ابھرے گا، احساس وضمیر بیدار رہے گا، انسان اپنی اصل فطرت کی طرف عود کرے گا اور غیر فطری باتوں اور کاموں سے دور ہوتا جائے گا۔

فی زمانہ مسلمان مختلف قسم کے مسائل سے دوچار ہیں، ہر طرف انھیں گھیرنے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے، ان پر الزامات لگائے جارہے ہیں، ان کی شبیہ کو مشکوک ومشتبہ بنایا جارہا ہے، خود ان کی سوسائٹیاں جرائم اور بداعمالیوں کے نرغے میں ہیں۔ ایسے بدتر حالات سے نکلنے کے لئے بھی سیرت طیبہ معاون ثابت ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا تقاضہ ہے کہ مسلمان آپ کی سنتوں پر عمل پیرا ہوں، جو آپؐ نے ارشاد فرمایا اور جس طرح آپؐ نے زندگی گزاری، اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔ سیرت کا مطالعہ کریں اور اسے عمل میں بھی لائیں۔ یہ نہیں کہ صرف نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنی محبت کو محدود رکھیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے روشنی حاصل نہ کریں۔ جتنی جلدی مسلمان سیرت طیبہ سے حقیقی طور پر جڑ جائیں گے، اسی قدر بات بہتر ہوگی۔ ☆☆

حیدرآباد و ٹنڈو الٰہیار میں ختم نبوت کورس

حیدرآباد (مولانا توصیف احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے زیر اہتمام دفتر ختم نبوت آٹو بھان روڈ لطیف آباد نمبر ۲ میں ۲۵ رجنوری ۲۰۱۹ء بروز جمعہ جبکہ مکی مسجد کھتری پاڑہ ٹنڈو الٰہیار میں ۲۶ رجنوری ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ عصر تا عشاء ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس میں علماء، تاجر برادری وعوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ختم نبوت کورس میں مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد راشد مدنی (مرکزی مبلغ رحیم یار خان) نے ''قانون ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داری، دور حاضر میں نبوت ومہدویت کے جھوٹے دعویدار اور عقیدہ ختم نبوت، تجارت کے جدید مسائل اور بنیادی اصول'' پر جبکہ مولانا توصیف احمد (راقم) نے اسلام اور قادیانیت کے اصولی اختلاف اور حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم کی حیات اور رفع ونزول پر لیکچر دیا۔ مولانا مفتی راشد مدنی نے ناموس رسالت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں گستاخ رسول کی سزا فقط موت ہے۔ شاتم رسول کو معافی دینے کا حق کسی ریاست کو حاصل نہیں ہے۔ 295-C کے قانون پر عملدرآمد امت مسلمہ کی آواز اور ترجمانی ہے، لمحۂ فکریہ ہے کہ آج تک پاکستان میں کسی گستاخ رسول کو تختہ دار پر نہیں لٹکایا گیا۔ پاکستان کے نصاب تعلیم، حدود آرڈی نینس اور قانون ناموس رسالت کے خلاف یہود ونصاریٰ نے ہمیشہ سازشیں کی ہیں۔ پوری دنیا میں انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی عزت وناموس کا قانون موجود ہے، تو پھر پاکستان میں قانون ناموس رسالت کے خلاف مکروہ ذہنیت کا اظہار کیوں؟ مولانا توصیف احمد نے کہا کہ قادیانیوں نے امت مسلمہ سے کئی اصولی عقائد میں اختلاف کیا ہے، قادیانی دجل کے ذریعے امت مسلمہ کے ایمان پر ڈاکہ زنی کر رہے ہیں، قادیانی یہودی ایجنٹ بن کر اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ ختم نبوت کورسز کے انعقاد کا مقصد امت مسلمہ کی ذہن سازی ہے، آخر میں شرکاء نے تجارت کے متعلق سوالات کئے، جس کے مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ حیدرآباد کورس کی صدارت مولانا عبدالسلام قریشی جبکہ ٹنڈو الٰہیار کورس کی صدارت ضلعی امیر مولانا محبوب راشد صاحب نے کی۔

ریاستِ مدینہ کیا ہے؟

مولانا محمد جہان یعقوب

خاتم المرسلین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ۶۲۲ء میں مدینہ منورہ آئے، اس کے ساتھ ہی ریاست مدینہ کی بنیاد رکھی گئی۔ دس برس تک اس کی سربراہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمائی۔ خلفائے راشدینؓ، بشمول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور بھی اسی کا تسلسل تھا، اگرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں دارالخلافہ مدینہ منورہ سے کوفہ منتقل ہو چکا تھا۔

ریاست مدینہ کی سیاست کے دو بنیادی نکتے تھے: ایک یہ کہ مقتدر اعلیٰ اور حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے۔ دوسرا یہ کہ دعوت حق کا فروغ کیا جانا چاہیے۔ چناں چہ ریاست مدینہ کی ساری سیاست اسی نکتے کے گرد گھومتی تھی۔ کوئی لشکر روانہ کرنا ہو یا مذاکرات، خارجہ پالیسی ہو یا عسکری پالیسی، ان ہی دو نکتوں کو مدنظر رکھ کر بنائی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ کسی اندرونی، بیرونی دباؤ، ترغیب و تحریص اور دھونس دھمکی کو خاطر میں نہیں لایا جاتا تھا۔ ریاست مدینہ میں صرف عقائد اور عبادات پر زور نہیں دیا گیا، بلکہ اس ریاست میں وہ تمام اقدامات بروئے کار لائے گئے، جن کی کسی بھی کامیاب معاشرے اور سوسائٹی کے لئے ضرورت ہے، ذیل میں اس کے اہم گوشوں کو پیش کیا جاتا ہے، تاکہ معلوم ہو کہ ریاست مدینہ کیسی ریاست تھی؟ اور اس جیسی ریاست کے قیام کے لئے کیا کیا اقدامات کئے جانے چاہئیں؟

میثاق مدینہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی ہجرت کے بعد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں ہی قیام فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میثاقِ مدینہ کا اہتمام کیا، اس مقصد کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین، انصار، یہود، عیسائی اور دیگر قبائل کو جمع کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر ایک تحریر لکھوائی، یہ حکمرانِ وقت کا ایک فرمان تھا، ساتھ ہی تمام لوگوں کا اقرار نامہ بھی تھا، جس پر ان لوگوں کے دستخط تھے، اس میں مسلمان اور مشرکین دونوں شریک تھے، اس میثاق کے بنیادی نکات یہ تھے:

۱:... آبادیوں میں امن وامان قائم رہے گا، تاکہ سکون سے نئی نسل کی تربیت کی جا سکے۔

۲:... مذہب اور معاش کی آزادی ہوگی۔

۳:... فتنہ وفساد کو قوت سے ختم کیا جائے گا۔

۴:... بیرونی حملوں کا مل کر مقابلہ کیا جائے گا۔

۵:... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر کوئی جنگ کے لئے نہیں نکلے گا۔

۶:... میثاق کے احکام کے بارے میں اختلاف پیدا ہو تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع کیا جائے گا۔

یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاسی معجزہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میثاق مدینہ کے ذریعے دشمن قبائل عرب کو ایک سیسہ پلائی ہوئی قوم میں تبدیل کر دیا اور ان کی ان گنت سیاسی اکائیوں کی جگہ ایک مرکزی حکومت قائم فرما دی، جس کی اطاعت بدوی اور شہری تمام عرب باشندے کرتے تھے، اس کا سب سے بڑا؛ بلکہ واحد سبب یہ تھا کہ اب قبیلہ یا خون کے بجائے اسلام یا دین ہی معاشرہ و حکومت کی اساس تھا، اسلامی حکومت کی سیاسی آئیڈیالوجی اب اسلام اور صرف اسلام تھا۔ اس معاہدے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی شہری ریاست کو ایک مستحکم نظام عطا کیا اور خارجی خطرات سے نمٹنے کی بنیاد ڈالی۔ اس اقدام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بطور منتظم صلاحیتیں بھی عوام کے سامنے آئیں اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبردست کامیابی تھی۔ بقول محمد حسین ہیکل: اس تحریری معاہدہ کی رو سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل ایک ایسا معاشرتی ضابطہ قائم کیا جس سے شرکائے معاہدہ میں سے ہر گروہ اور ہر فرد کو اپنے اپنے عقیدے کی آزادی کا حق حاصل ہوا۔ اس سے انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی اور اموال کے تحفظ کی ضمانت مل گئی۔ ارتکاب جرم پر گرفت اور مواخذے نے دباؤ ڈالا اور معاہدین کی یہ بستی اپنے رہنے والوں کے لئے امن کا گہوارا بن گئی۔

مہاجرین کی آبادکاری:

ہجرت کے بعد مدینہ میں مہاجرین کا

سیلاب امڈ پڑا تھا اور آخر کار مدینہ میں مقامی باشندوں کے مقابلے میں مہاجرین کی تعداد کئی گنا بڑھ گئی۔ (بخاری) ان نوواردوں کی آباد کاری کے متعلق حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع دن ہی سے ایک جامع منصوبہ تیار کرلیا تھا، اس منصوبہ کی جزئیات کا گہرائی سے مطالعہ کرنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو آبادی اور شہری منصوبہ بندی میں عظیم انقلاب برپا کردیا تھا، دنیا کو سب سے پہلے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس راز سے آگاہ کیا کہ ہم آہنگ اور صحت مند تمدنی ماحول امن وامان اور خوش حالی کے لئے لازمی ہے۔ اسی لئے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارے کا معاہدہ کرایا گیا، جسے ''مؤاخات'' کہتے ہیں۔ مہاجرین کی آمد کے ساتھ ہی ریاست مدینہ میں ایک طرح کی ہنگامی حالت کا نفاذ تھا۔ انصار مدینہ کی معاشی حالت ایک جیسی نہ تھی بلکہ ان میں سے کچھ متوسط تھے اور کچھ مال دار تھے۔ اس صورت حال میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ طریقہ اختیار فرمایا کہ مہاجرین اور انصار مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔ انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسلامی فلاحی نظام پر پختہ یقین رکھنے کے سبب مہاجرین کے لئے قربانیاں دیں، جس کے دوطرفہ فوائد حاصل ہوئے۔ ایک طرف مہاجرین کو ضروریات زندگی کا سامان میسر آ گیا اور دوسری طرف انصار کے دوطبقوں میں جو معاشی فرق تھا، وہ ختم ہوگیا۔ مواخات کے طرز عمل نے مسلم معاشرے کو استحکام بخشا اور اسے ہر جارحیت کے خلاف مجتمع ہو کر لڑنے میں مدد دی۔ جن لوگوں میں مواخات قائم کی گئی تھی ان کے متعلق دل چسپ اور حیرت انگیز تفصیلات کتب سیرت میں موجود ہیں کہ کس طرح انصار نے اپنے مال و دولت میں مہاجرین کو شریک ٹھہرایا۔ منافقین نے مہاجرین و انصار کے درمیان منافرت پھیلانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر مواخات نے ان کی تمام چالیں ناکام بنادیں۔

مساوات واخوت:

مدینہ منورہ کی ریاست میں کسی سیاسی اور سماجی حیثیت کی وجہ سے اس کو دوسرے انسانوں پر فوقیت نہ دی جاتی تھی اور تمام انسانوں کو برابر سمجھا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ حج الوداع میں بھی اس امر کا اعلان فرمایا کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ ہاں فضیلت کی اگر کوئی وجہ ہوسکتی ہے تو وہ تقویٰ ہے جس کی وجہ سے ایک انسان دوسرے انسان سے اللہ کی نظروں میں افضل ہوسکتا ہے۔

مسجد کی تعمیر ومرکزیت:

ریاست مدینہ کی پہلی ترجیح مساجد کی تعمیر تھی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کے فوری بعد مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ امور مملکت کے اہم فیصلے مسجد میں ہوا کرتے تھے، ریاست مدینہ کی مقننہ مسجد میں ہی تھی۔ ریاست مدینہ کا جی ایچ کیو بھی مسجد تھا، ریاست مدینہ کی سپریم کورٹ بھی مسجد میں ہی تھی۔ یہ مسجد جہاں ایک طرف مسلمانوں کے لئے جائے عبادت ٹھہری وہاں ریاست کے سیکریٹریٹ کے طور پر بھی اقدامات کا مرکز قرار پائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام وفود اور سفیروں سے یہیں ملاقات کیا کرتے تھے۔ گورنروں اور عمائدین حکومت کو ہدایات مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دی جاتیں۔ سیاسی و دیگر معاملات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہیں مشورہ کرتے۔ ہر قسم کی سیاسی اور مذہبی تقاریب کا انعقاد مسجد نبوی میں ہوتا۔ اس وقت مسجد مسلمانوں کا معاشرتی مرکز تھی، مال غنیمت مسجد نبوی میں آتا تھا اور یہیں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے مستحقین میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ الغرض ریاست مدینہ کے تمام امور مسجد میں طے ہوتے تھے۔ ریاست مدینہ نے اپنی نیشنل یونیورسٹی کا درجہ بھی مسجد کو ہی دیا ہوا تھا۔

دارالخلافہ اور مہاجرین کی رہائش گاہوں کی تعمیر:

اسلامی ریاست کے قیام کے بعد دارالخلافہ کی تعمیر کے لئے موزوں جگہ کا انتخاب اور اس غرض کے لئے وسیع قطعہ اراضی پہلے ہی حاصل کرلیا گیا تھا، مسجد اور ازواج مطہراتؓ کے لئے مکانات بن جانے کے ساتھ دارالخلافہ کی تعمیر کا پہلا مرحلہ تکمیل کو پہنچا، دوسرے مرحلہ کا آغاز نووارد مہاجرین کی اقامت اور سکونت کے کوارٹرز کی تعمیر سے کیا گیا۔ مہاجرین کی عارضی رہائش کا انتظام مسجد کے اندر کیمپ لگا کر یا صفہ میں کیا جاتا، اگر مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوتی یا قافلہ پورے قبیلہ پر مشتمل ہوتا تو انہیں عموماً شہر کے باہر خیموں میں ٹھہرایا جاتا، تا آنکہ مستقل رہائش کا معقول انتظام نہ ہوجاتا۔

(جاری ہے)

نیدرلینڈ کے اسلام مخالف کا قبولِ اسلام

عابد محمود عزام

شب تاریک سے انکار نہیں کیا جاسکتا، لیکن نور سحر ایک بہت بڑی حقیقت ہے۔ خورشید کے طلوع ہوتے ہی دور دور تک تاریکی کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ اسلام ایک نور ہے، جس کو پھیلنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اسلام دشمن لابیاں اپنے زہریلے اور اعصاب شکن پراپیگنڈے سے مسلمانوں میں مایوسی پھیلاتی رہتی ہیں، لیکن اس کے باوجود اسلام پوری آن بان کے ساتھ دنیا بھر میں اپنی روشنی پھیلا رہا ہے۔

یورپ میں اسلام دشمنوں کی جانب سے جس شدت سے اسلام کی مخالفت کی گئی اور اسلام کے خلاف بھیانک پروپیگنڈہ کیا گیا، اسی تیز رفتاری کے ساتھ اسلام یورپ میں پھیل رہا ہے۔ اسلام کی عظمتوں کے ترانے یورپ میں لاکھوں انسانوں کو مسحور کر رہے ہیں اور ہزاروں سلیم الفطرت انسان اسلام کے حلقہ عافیت میں پناہ لے کر ہمیشہ کی کامیابیاں سمیٹ رہے ہیں۔

یورپ میں اسلام کو دہشت گردی اور بنیاد پرستی کا مذہب قرار دے کر اس کے بڑھتے ہوئے اثر کو روکنے کی بھرپور کوششیں کی گئیں، لیکن اسلام کی کرنوں کو نہ تو کوئی آج تک روک سکا ہے اور نہ روک سکے گا۔ اسلام کا اجالا ان کے ظلمات مآب ایوانوں پر دستک دے رہا ہے۔ کعبے کو صنم خانے سے ہی پاسباں مل رہے ہیں۔

گستاخانہ خاکوں کے مقابلے کا اعلان کرنے والے گستاخ رسول گیرٹ وائلڈرز کے قریبی ساتھی اور نیدرلینڈ کی سب سے بڑی انتہا پسند مسلمان مخالف جماعت کے سابق رکن جورم وین کلیورن نے اسلام قبول کر کے اس فہرست میں ایک اور کا اضافہ کیا ہے۔ جورم وین، گیرٹ ولڈرز کی قوم پرست فریڈم پارٹی کے رکن پارلیمنٹ رہ چکے ہیں۔ اس جماعت کی سیاست کا واحد مقصد اسلام دشمنی اور یورپ کو اہل اسلام سے پاک کرنا ہے۔

جورم مذکورہ انتہا پسند جماعت کے نہ صرف سینئر رہنما تھے، بلکہ نائب چیئرمین بھی تھے۔ تاہم کچھ عرصہ قبل انہوں نے اس پارٹی کو چھوڑ دیا تھا اور آزاد اسمبلی ممبر بن گئے۔ جورم، گریٹ ولڈرز کی پارٹی کا حصہ تھے اور ان کا شمار بھی اسلام مخالف سیاستدانوں میں ہوتا تھا۔ اسمبلی میں بھی اسلام کے خلاف پیش پیش رہے۔ جورم وین نے سات سال تک اسمبلی میں اسلام مخالف بل پیش کیے اور برقعہ، مساجد کے میناروں پر پابندی سمیت دیگر اسلامی روایات پر پابندی عائد کرنے کی مہم چلائی۔

انہوں نے یہاں تک کہا تھا کہ ''اپنے ملک میں ہم اسلام بالکل نہیں چاہتے'' جورم کا کہنا تھا کہ وہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف اپنی نئی کتاب کے لئے ریسرچ کر رہے تھے۔ اس دوران جب انہوں نے سیرتِ مبارکہ کے چند پہلوؤں کا ''تنقیدی'' جائزہ لیا تو محسن انسانیت کی زندگی نے ان کی فکر کو تبدیل کر دیا، اگرچہ انہوں نے دل سے گزشتہ برس ہی اسلام قبول کیا تھا، تاہم اس کا باقاعدہ اعلان ریڈیو پر کیا۔

اس سے قبل گیرٹ ولڈرز کے ایک اور قریبی ساتھی اور ڈچ سیاستدان آرنود وین دورن نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ انہوں نے جورم کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ گیرٹ کی اسلام مخالف پارٹی ہالینڈ میں اسلام کی اکیڈمی اور دعوت کا مرکز بن جائے گی۔ برطانیہ کے شہرۂ آفاق ادیب جارج برنارڈ شا نے برسوں پہلے کہا تھا کہ مغربی دنیا اسلام کی طرف آ رہی ہے اور مستقبل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین یورپ میں مقبول ہو کر رہے گا۔

درحقیقت یہ دین آج بھی یورپ میں پسندیدہ ہے۔ دراصل قرونِ وسطیٰ میں عیسائی طبقے نے اپنی ناواقفیت یا پھر گھناؤنے تعصب کی بنا پر اسلام کی تصویر کو زیادہ سے زیادہ بھیانک بنا کر پیش کیا تھا۔ میرے نزدیک یہ فرض ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانیت کا نجات دہندہ قرار دیا جائے۔ یہ کھلی حقیقت ہے کہ اسلام دنیا میں تیزی سے پھیلنے والا مذہب بن چکا ہے اور قرآن

مجید دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب بن چکی ہے۔غیر مسلموں کا اسلام میں تجسس بڑھ رہا ہے۔

یہی تجسس انہیں قرآن مجید کے مطالعے کی طرف لے جا رہا ہے جس سے انہیں نہ صرف قلبی سکون حاصل ہو رہا ہے، بلکہ اسلام کو قریب سے سمجھنے اور جاننے کا موقع بھی مل رہا ہے، اُن کے ذہنوں سے اسلام کے بارے میں مغربی میڈیا کی پھیلائی گئی غلط فہمیاں بھی دور ہو رہی ہیں۔

یورپ کے لوگ اسلام کو انتہائی طاقتور، دل کش اور اثر انگیز محسوس کرتے ہیں۔اسلام کی پراثر تعلیمات کی وجہ سے مسلمانوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی تعداد کے خوف سے اہل مغرب یکجا ہو کر ایک عرصے سے اسلام کے خلاف محاذ سنبھالے بیٹھے ہیں، لیکن ہر بار اسلام کے خلاف ان کے پروپیگنڈے کا فائدہ مسلمانوں کو ہی ہوتا ہے۔اہل مغرب اسلام کے خلاف جتنا پروپیگنڈا کرتے ہیں، اتنا ہی زیادہ اسلام موضوع بحث بنتا ہے اور لوگ اسلام کی جانب متوجہ ہو کر اس کا مطالعہ کرتے ہیں اور اسلام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

مغرب میں اسلام کی تیز رفتار ترقی کو دیکھتے ہوئے بہت سے یورپین اسلام کے پھیلاؤ کے خوف میں مبتلا ہیں اور آئے روز مختلف طریقوں سے اپنے اسی خوف اور ڈر کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ اسی لئے مغربی ممالک مسلمانوں کے خلاف امتیازی قوانین بنانے سمیت ہر وہ اقدامات کر رہے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کی پیشرفت روکنے میں مددگار و معاون ثابت ہو سکے۔

یورپ میں مسلمانوں کے ساتھ اس امتیازی سلوک کو دیکھتے ہوئے سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی نو مسلم خواہر نسبتی اور ممتاز صحافی لوتھ نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ برطانوی مسلمانوں کی تعداد میں اضافے سے کسی کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں، انہیں چاہئے کہ مسلمانوں سے خوش رہیں۔اگر مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے تو یہ ملک کے لئے اچھی بات ہے، مسلمان پرامن لوگ ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ اسلام امن و آشتی اور انسانیت کی بھلائی کا درس دیتا ہے، اسی عالمگیر سچائی کی جانچ پڑتال کے بعد یورپ میں اسلام کے دامن عافیت میں پناہ لینے والوں کی اکثریت مشہور و معروف اور پڑھے لکھے لوگوں پر مشتمل ہے۔ایک دن ضرور پورا یورپ روحانی سکون کی تلاش میں اسلام کی آغوش میں پناہ لینے پر مجبور ہو جائے گا، ان شاء اللہ!

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۳؍فروری ۲۰۱۹ء)

تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست

کراچی..... (مولانا علی معاویہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد قاسمیہ بزرٹہ لائن میں ۲۵ تا ۲۷ رجنوری ۲۰۱۹ء تین روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست کا انعقاد ہوا۔ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء مولانا محمد قاسم (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) نے عقیدۂ ختم نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے ختم نبوت کا معنی و مفہوم اور منکرین ختم نبوت کی جانب سے کئے گئے اشکال کا مدلل جواب دیتے ہوئے تفصیل سے لیکچر دیا، یہ بابرکت نشست ایک گھنٹہ جاری رہی۔

دوسرے دن بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مولانا عبدالحئی مطمئن (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) نے حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدی علیہ الرضوان کے موضوع پر دلائل دیتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات و واقعات اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی علامات پر سیر حاصل گفتگو کی۔مولانا نے مرزا قادیانی کے دعاوی کا موازنہ کیا اور تفصیل سے بتایا کہ مرزا قادیانی میں ایسی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔معلوم ہوا کہ یہ مرزا کا جھوٹا دعویٰ ہے۔پروگرام کے اختتام پر سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔

تیسرے دن بروز اتوار بعد نماز عشاء مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) نے فتنہ مرزائیت اور کذب مرزا قادیانی پر سبق پڑھایا۔انہوں نے مرزائیت کی ابتداء، مرزا قادیانی کا تعارف، حالات زندگی، اس کے دعاوی اور مرزائیوں کے دجل و فریب کا پردہ چاک کرتے ہوئے پوسٹ مارٹم کیا۔مولانا صاحب کی دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

جامع مسجد قاسمیہ کے امام حافظ عبدالکریم نے تینوں دن نگرانی کی اور مسجد کی انتظامیہ نے بھرپور تعاون کیا۔مدرسہ کے طالب علم حذیفہ، حماد اور حمزہ شکیل نے اشتہارات لگانے کی خدمت سرانجام دی۔اللہ تعالیٰ سب حضرات کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین۔

کُل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ کی

تفصیلی رپورٹ

گزشتہ سے پیوستہ

ضبط وترتیب: مولانا محمد شعیب کمال

11۔ کیماڑی ٹاؤن 15 نومبر 2018ء:

جامعہ عثمانیہ شیر شاہ میں کیماڑی ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ فاروقیہ فیز 2، جامعہ عثمانیہ شیر شاہ، جامعہ قرطبہ کلفٹن اور جامعہ علوم الاحسانیہ کے 10 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا شکور احمد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی شکور احمد صاحب (استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن)، مولانا ناصر صاحب اور مولانا آصف صاحب (استاذ جامعہ صفہ) نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ عثمانیہ شیر شاہ کے مہتمم مولانا قاری محمد عثمان صاحب اور ناظم تعلیمات مولانا انعام اللہ صاحب تھے۔ نقابت جامعہ کے طالب علم محمد ندیم نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عارف اللہ صاحب، مولانا ابرار زمان صاحب، مولانا حامد صاحب اور مولانا حضرت حسین صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ قرطبہ سے درجہ خامسہ کے طالب علم فرحان گھمن نے پہلی، جامعہ عثمانیہ شیر شاہ سے درجہ رابعہ کے طالب علم عبدالرحمن نے بھی پہلی اور محمد اسلام نے دوسری جبکہ جامعہ عثمانیہ ہی سے درجہ سادسہ کے طالب علم عین اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات کیماڑی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا حضرت حسین صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

12۔ صدر ٹاؤن 22 نومبر 2018ء:

مہاجر مکی مسجد صدر میں صدر ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ تحفیظ القرآن فتحیہ گارڈن، مدرسہ دولت القرآن گارڈن، معہد الارشاد الاسلامی صدر، جامعہ سعیدیہ زمزمہ ڈیفنس، معہد الشیخ زکریا دہلی کالونی، جامعہ اسلامیہ کلفٹن اور ارشاد العلوم یوسفیہ جونا مارکیٹ کے 12 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا نعمان ارمان مدنی صاحب (امام وخطیب جامع مسجد الحبیب سپریم کورٹ کراچی رجسٹری) تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا مفتی شکور احمد صاحب، مولانا فیصل خلیل صاحب (استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن) اور مولانا احسان احمد صاحب (امام وخطیب جامع مسجد کریم سینٹر صدر) نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا عنایت اللہ صاحب ومولانا محمد اصغر صاحب (مدرس مدرسہ معہد الارشاد الاسلامی مہاجر مکی مسجد) تھے۔ نقابت حافظ محمد کامران اور مولانا رمیز شہزاد صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں حضرت مولانا سید عتیق الحسن شاہ صاحب، مولانا صلاح الدین صاحب، مولانا محمد ایوب صاحب، مولانا ثاقب انیس صاحب، قاری محمد الیاس صاحب، مولانا جاوید احمد صاحب، قاری عبدالوحید لغاری صاحب، مولانا عثمان صاحب اور مولانا محمد حفیظ صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ اسلامیہ کلفٹن سے درجہ خامسہ کے طالب علم گل نصیب شاہ بن محمد نبی شاہ نے پہلی، جامعہ سعیدیہ زمزمہ پارک ڈیفنس سے درجہ سادسہ کے طالب علم نعیم اللہ بن سلطنت خان نے دوسری اور مدرسہ دولت القرآن نزد گارڈن سے درجہ رابعہ کے طالب علم منیب الرحمن بن مفتی حمود الرحمن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات صدر ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مسعود احمد لغاری صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

13۔ نارتھ کراچی ٹاؤن 22 نومبر 2018ء:

جامعہ مدنیہ نیو کراچی میں نارتھ کراچی ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ مدنیہ، جامعہ انوار القرآن، مدرسہ ابوذر غفاری، مدرسہ بیت العلوم اور مدرسہ سیف العلوم کے 10 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی مفتی امین پٹیل صاحب (استاذ الحدیث جامعہ امداد العلوم ناظم آباد) تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا غلام سرور صاحب (استاذ مدرسہ بطحاء ناظم آباد)، مولانا صدیق اکبر صاحب (استاذ مدرسہ عائشہ صدیقہ نیو کراچی) اور مولانا شاکر اللہ صاحب نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب اور جامعہ کے مہتمم مولانا فیض الباری صاحب تھے۔ نقابت مولانا سلمان احمد صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عبیداللہ صاحب، مولانا زبیر صاحب اور ضلع غربی کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب کمال صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ مدنیہ نیو کراچی سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد بلال بن

خالد خان نے پہلی، جامعہ بیت العلوم منگھوپیر سے درجہ ثالثہ کے طالب علم کلیم اللہ بن شیر خان نے دوسری اور جامعہ مدنیہ درجہ رابعہ کے طالب علم محمد عارف بن محمد رفیق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات نارتھ کراچی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا سلمان احمد صاحب، مولانا زبیر صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

14۔گڈاپ ٹاؤن 22 نومبر 2018ء:

جامعہ صدیقیہ نزد گلشن معمار گڈاپ میں گڈاپ ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعۃ الرشید، دارالعلوم صدیقیہ، ادارہ معارف القرآن، جامعہ معہد تعلیم القرآن، جامعہ مدنیہ سرجانی، جامعۃ النور، دارالعلوم امیر حمزہ، مدرسہ اسلامیہ تعلیم الدین، جامعہ ابوسعید خدری، ادارۃ العلوم الاسلامیہ، جامعہ صدیقیہ گڈاپ، مدرسہ عربیہ نظامیہ سہراب گوٹھ، جامعہ محمودیہ جنجال گوٹھ، جامعہ اسلامیہ منبع العلوم اور جامعہ مفتاح العلوم منگھوپیر کے 18 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی منیب الرحمن صاحب (استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن) تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی نجیب اللہ عمر صاحب، مولانا قاضی منیب الرحمن صاحب اور مولانا محمد موسیٰ خان صاحب نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان شیخ الحدیث حضرت مولانا منظور احمد مینگل صاحب تھے۔ نقابت مفتی محمد صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مفتی نصر اللہ صاحب، مولانا احسان اللہ صاحب، مفتی محمد صاحب، مفتی اورنگزیب صاحب اور مولانا احسان عادل صاحب ضلع وسطی کے ذمہ دار حافظ سید عرفان علی شاہ صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ اسلامیہ منبع العلوم سے درجہ اولیٰ کے طالب علم نصیب اللہ بن نور اللہ نے پہلی، جامعہ صدیقیہ گڈاپ ٹاؤن سے درجہ خامسہ کے طالب علم سلیمان بن شاہ پور نے دوسری اور جامعۃ الرشید سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد حمزہ بن عبدالرحمان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گڈاپ ٹاؤن کے ذمہ دار قاری ظفر اقبال صاحب، مفتی نصر اللہ صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

15۔لانڈھی ٹاؤن 29 نومبر 2018ء:

جامعہ تحفیظ القرآن شیرپاؤ کالونی میں لانڈھی ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ عثمانیہ معین آباد، جامعہ انوار القرآن مصطفیٰ مسجد، جامعہ کنز العلوم توحید آباد، جامعہ تحفیظ القرآن، جامعہ ابی ہریرہ ریڑھی روڈ اور جامعہ تحفیظ القرآن شیرپاؤ کالونی کے 11 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی منیب الرحمن صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا طارق محمود قاسمی صاحب (مدینہ مسجد نصیر آباد)، مولانا مفتی مبشر ابراہیم صاحب (جامعہ باب الرحمت) اور مولانا ارشد اقبال صاحب نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا غلام اللہ خان صاحب اور قاری جمیل الرحمن صاحب تھے۔ نقابت لانڈھی ٹاؤن کے ذمہ دار حافظ عبدالوہاب پشاوری صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا نور محمد صاحب، مفتی عبدالنافع صاحب، مولانا نسیم الرحمن صاحب، مولانا احسان اللہ صاحب، مولانا نورالرحیم صاحب، مولانا بحر اللہ صاحب، قاری سید حسن شاہ صاحب بھائی فخر الزمان صاحب اور قاری عبدالسمیع صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ انوار القرآن مصطفیٰ مسجد سے درجہ ثالثہ کے طالب علم رضوان محمود بن نور قابل نے پہلی، صدیق اللہ حیدر بن علی حیدر نے دوسری اور درجہ ثانیہ کے طالب علم خالد بن محمد انور نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لانڈھی ٹاؤن کے ذمہ دار حافظ عبدالوہاب پشاوری صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

16۔ملیر ٹاؤن 29 نومبر 2018ء:

جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی میں ملیر ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر شاخ، جامعہ انوار العلوم شاد باغ اور جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی کے 10 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ صاحب اور مدرسہ عربیہ ملیر شاخ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے نگران حضرت مولانا سالک ربانی صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی محمد ساجد صاحب (استاذ جامعہ تراث الاسلام شاہ فیصل کالونی)، مفتی حلیم الدین صاحب (استاذ جامعہ تراث الاسلام شاہ فیصل) اور حضرت مولانا امان اللہ صاحب (استاذ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی) نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا محمد عامر صاحب (نگران جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی) تھے۔ نقابت مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا حسن صاحب، مولانا سید محمود صاحب، مولانا طلحہ

صاحب ، مفتی حسان صاحب اور مولانا عادل صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ انوار العلوم شاد باغ سے درجہ رابعہ کے طالب علم عزیز الرحمٰن بن حبیب الرحمٰن نے پہلی، جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی سے درجہ سابعہ کے طالب علم منیر الرحمٰن بن سلیم عمران نے دوسری جبکہ جامعہ انوار العلوم شاد باغ سے درجہ سابعہ کے طالب علم ساجد امین بن شیر نادر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات ملیر ٹاؤن کے ذمہ دار اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

17۔جمشید ٹاؤن 15 نومبر 2018ء:

معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد میں جمشید ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، مدرسہ عربیہ فرقانیہ، جامعہ معہد الخلیل، جامعہ اسلامیہ درویشیہ، مدرسہ معہد الرشید اور جامعۃ السعید کے 10 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی پیر طریقت حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کے شیخ الحدیث مولانا محمد نعمان صاحب ، جامعہ تعلیم القرآن والسنہ کے استاذ مفتی محمد رمضان صاحب اور مولانا بلال صاحب نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مفتی سلمان یاسین صاحب اور مفتی محمد صاحب تھے۔ نقابت مولانا محمد رضوان قاسمی صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں شیخ الحدیث مولانا نجم اللہ عباسی صاحب اور مولانا شفیق الرحمٰن صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد مزمل ساقی بن قاری عبداللہ نے پہلی، جامعہ بنوری ٹاؤن سے ہی درجہ رابعہ کے طالب علم اظہار الحق بن احسان اللہ نے دوسری جبکہ مدرسہ معہد الرشید سے درجہ ثانیہ کے طالب علم فصیح الرحمٰن بن انیس الرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات جمشید ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا بلال صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

18۔لیاری ٹاؤن 15 نومبر 2018ء:

جامعہ محمودیہ میراں ناکہ میں لیاری ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ محمودیہ میراں ناکہ، جامعہ عثمانیہ بہار کالونی، جامعہ توحیدیہ اور مدرسہ دار الفیوض جونا مسجد کے 11 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا فیصل ندیم شاہ صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا اقبال صاحب امام وخطیب عرفات مسجد، مولانا مسعود صاحب مدرس جامعہ صدیقیہ اور مولانا فضل ودود صاحب مدرس جامعہ صدیقیہ بنارس نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ محمودیہ میراں ناکہ کے مہتمم مولانا نور الحق صاحب تھے۔ نقابت جامعہ محمودیہ کے مدرس مولانا مجاہد صاحب نے کی۔ جامعہ عثمانیہ بہار کالونی سے درجہ رابعہ کے طالب علم سمیع اللہ بن نصیب اللہ نے پہلی، جامعہ محمودیہ میراں ناکہ سے دورہ حدیث کے طالب علم محمد الیاس بن شفیع اللہ نے دوسری اور جامعہ دار الفیوض جونا مسجد سے درجہ سادسہ کے طالب علم امیر حمزہ بن عبدالعزیز نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لیاری ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا نعیم اللہ صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

دوسرا مرحلہ

دوسرے مرحلے میں ضلعی بنیاد پر کراچی کے کل پانچ مقامات پر تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ جن میں ٹاؤن کی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ضلع کورنگی 03 جنوری 2019ء:

جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی میں ضلع کورنگی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں گلشن اقبال ٹاؤن، کورنگی ٹاؤن اور شاہ فیصل ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کرام شریک ہوئے۔ جہاں جامعہ دار العلوم کورنگی، جامعہ رحمانیہ بلال کالونی، جامعہ حمادیہ شاہ فیصل، جامعہ فاروقیہ، جامعہ صدیقیہ شاہ فیصل، مدرسۃ الانور قباء مسجد اور جامعہ ابراہیم اسلامیہ کے کل 8 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ جبکہ میزبان جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا قاسم عبداللہ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض حضرت مولانا شفیق احمد بستوی صاحب، حضرت مولانا ضیاء الحق مدنی صاحب (استاذ جامعۃ الرشید کراچی) حضرت مولانا سلمان یاسین صاحب (استاذ جامعہ معہد الخلیل کراچی) نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد اشفاق صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں حضرت مولانا نور البشر صاحب (مہتمم معہد عثمان بن عفان کورنگی، مولانا ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن شاہ صاحب دعوہ اکیڈمی، مولانا منظور

یوسف صاحب، حضرت مولانا زر محمد صاحب استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل، مولانا فیصل احمد صاحب استاذ جامعۃ الرشید، مولانا عبدالحئی مطمئن صاحب، مفتی عبدالسمیع رحیمی صاحب، مولانا محمد رضوان قاسمی صاحب، مولانا عثمان رفیق صاحب، مولانا محمد شعیب کمال صاحب اور مولانا شیر محمد علوی صاحب سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ رحمانیہ بلال کالونی کورنگی سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد سعد بن عبدالمالک نے پہلی، جامعہ صدیقیہ ناتھا خان گوٹھ سے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد عمیر نذیر بن محمد نذیر نے دوسری اور جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی سے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد عارف بن عبدالقہار نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع کورنگی کے کارکنان نے ضلع کورنگی کراچی کے مبلغ مولانا عادل غنی صاحب کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

2۔ضلع وسطی 17 جنوری 2019ء:

جامعۃ الرشید کراچی میں ضلع وسطی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں نارتھ کراچی ٹاؤن، نارتھ ناظم آباد ٹاؤن اور گڈاپ ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کرام شریک ہوئے۔ جہاں جامعہ منبع العلوم، جامعہ بیت العلوم الاسلامیہ، جامعہ بطحاء، جامعۃ الرشید، جامعہ مدنیہ نیو کراچی، جامعہ مدینۃ العلوم پہاڑ گنج، جامعہ صدیقیہ گڈاپ اور جامعہ رحمانیہ بفرزون کے کل 9 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ صدر مجلس شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب تھے۔ مہمان خصوصی مہتمم جامعۃ الرشید حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ جبکہ میزبان جامعۃ الرشید کے استاذ مولانا قاری فراز احمد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی ملیر شاخ کے ناظم تعلیمات مولانا قاضی نیب الرحمٰن صاحب، جامعہ فاروقیہ فیز 2 کے ناظم تعلیمات مولانا عبداللطیف طالقانی صاحب اور جامعہ انوار القرآن کے استاذ مفتی نصر اللہ صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا عبدالحئی مطمئن صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد صاحب، مولانا سلمان صاحب، مولانا سلام اللہ صاحب، قاری ظفر اقبال صاحب، مولانا واجد سعید صاحب، مولانا ابوبکر صاحب، مولانا حذیفہ بخاری صاحب، مولانا محمد شعیب کمال صاحب سمیت جامعۃ الرشید کے اساتذہ و دیگر ضلع وسطی کے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعۃ الرشید سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد حمزہ بن عبدالرحمٰن نے پہلی، مدرسہ بیت العلوم الاسلامیہ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم کلیم اللہ بن مشیر عالم نے دوسری اور جامعہ مدینۃ العلوم سے درجہ ثانیہ کے طالب علم انعام اللہ بن محمد عمران نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع وسطی کے کارکنان نے حافظ سید عرفان علی شاہ صاحب کی نگرانی میں انجام دیئے۔

3۔ضلع ملیر 17 جنوری 2019ء:

جامعہ انوار العلوم شاد باغ میں ضلع ملیر کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں ملیر ٹاؤن، لانڈھی ٹاؤن اور بن قاسم ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کرام شریک ہوئے۔ جہاں جامعہ انوار القرآن مصطفیٰ مسجد، جامعہ بیت السلام لنک روڈ، جامعہ انوار العلوم شاد باغ، جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی اور جامعہ محمد بن قاسم کے کل 9 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ فاروقیہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا زر محمد صاحب، استاذ جامعۃ الرشید مولانا عبدالمنعم فائز صاحب اور استاذ جامعہ فاروقیہ حضرت مولانا حبیب اللہ زکریا صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت ضلع ملیر کے ذمہ دار مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب اور مولانا منظور یوسف صاحب سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ محمد بن قاسم سے درجہ اولیٰ کے طالب علم محمد معاویہ بن محمد صابر نے پہلی، جامعہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ ثانیہ کے طالب علم عبدالمغیث بن عبدالسمیع نے دوسری اور جامعہ انوار القرآن مصطفیٰ مسجد سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد صدیق بن محمد حیدر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع ملیر کے کارکنان نے مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

4۔ضلع غربی 24 جنوری 2019ء:

جامعہ بنوریہ عالمیہ میں ضلع غربی کے طلبہ کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں اورنگی ٹاؤن، سائٹ ٹاؤن اور بلدیہ ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کرام شریک ہوئے۔ جہاں مدرسہ فرقانیہ بدر چوک، جامعہ مخزن العلوم بنارس، مدرسہ معہد القرآن پرانا گولیمار، جامعہ بنوریہ سائٹ، جامعہ اشرفیہ امدادیہ، جامعہ عمر مکہ مسجد نئی آبادی، جامعہ حقانیہ بلدیہ ٹاؤن اور

جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ کے کل 9 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب جامعہ بنوریہ کے ناظم تعلیمات شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحمید صاحب تھے۔ جبکہ میزبان مولانا آفتاب الحق صاحب اور مولانا ساجد اللہ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض حضرت مولانا قاضی منیب الرحمن صاحب (ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن ملیر شاخ)، مولانا نور الحق صاحب (مہتمم جامعہ محمودیہ میراں ناکہ) اور مولانا عبداللطیف طالقانی صاحب (ناظم تعلیمات جامعہ فاروقیہ فیز2) نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا نذیر کاغانی صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا حق نواز اختر صاحب، مولانا مشتاق احمد شاہ صاحب، مولانا سلیم اللہ صاحب، مولانا مولا بخش صاحب سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ مدرسہ فرقانیہ سے درجہ رابعہ کے طالب علم سلمان احمد بن جان محمد نے پہلی، جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم ابراہیم بن شعیب نے دوسری جبکہ جامعہ حقانیہ سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمود بن فیض الحق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات ضلع غربی کے کارکنان نے مولانا محمد شعیب کمال صاحب کی نگرانی میں انجام دیئے۔

5۔ ضلع شرقی 24 جنوری 2019ء:

جامعہ تعلیم الاسلام گلشن عمر سہراب گوٹھ میں ضلع شرقی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جمشید ٹاؤن، لیاقت آباد ٹاؤن اور گلبرگ ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کرام شریک ہوئے۔ جہاں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، مدرسہ معہد الرشید، جامعہ الٰہیہ، جامعہ صدیقیہ، جامعہ گلشن عمر، جامعۃ الابرار اور مدرسہ معارف العلوم کے کل 9 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعۃ السعید کے مہتمم حضرت مولانا مفتی سعید احمد اوکاڑوی صاحب اور جمعیت علماء اسلام کے رہنما، سابق سینیٹر حافظ حمد اللہ صاحب تھے۔ جبکہ میزبان مولانا زرین شاہ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ معہد الخلیل کے استاذ مفتی سلمان یاسین صاحب، جامعۃ الرشید کے استاذ مفتی سعید حسن صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شرقی کے ذمہ دار مولانا محمد رضوان قاسمی صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد قاسم رفیع صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ الحدیث حضرت مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب، مولانا خالد محمود صاحب اور مفتی کامران صاحب سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد مزمل بن قاری عبداللہ نے پہلی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن ہی سے درجہ رابعہ کے طالب علم اظہار الحق بن احسان اللہ نے دوسری جبکہ جامعہ الٰہیہ سے دورۂ حدیث کے طالب علم عبداللہ عبد بن محمد عابد حسن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع شرقی کے کارکنان نے مولانا محمد رضوان قاسمی صاحب کی نگرانی میں انجام دیئے۔

6۔ ضلع جنوبی 24 جنوری 2019ء:

جامعہ دارالعلوم عثمانیہ بہار کالونی لیاری میں ضلع جنوبی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں لیاری ٹاؤن، کیماڑی ٹاؤن اور صدر ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کرام شریک ہوئے۔ جہاں جامعہ سعیدیہ کلفٹن، جامعہ اسلامیہ کلفٹن، جامعہ عثمانیہ شیر شاہ، مدرسہ دولت القرآن، جامعہ دارالشیوخ لیاری، جامعہ محمودیہ میراں ناکہ، دارالعلوم عثمانیہ بہار کالونی اور جامعہ قرطبہ کلفٹن کے کل 9 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ جبکہ میزبان جامعہ عثمانیہ کے نگران مولانا یامین صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ شمس العلوم کیماڑی کے مہتمم مولانا قاضی فخر الحسن صاحب، جامعہ حقانیہ بلدیہ ٹاؤن کے مہتمم مفتی فیض الحق صاحب اور مقامی عالم دین مولانا احسان اللہ صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کورنگی کے مبلغ مولانا عادل غنی صاحب نے کی۔ جامعہ محمودیہ میراں ناکہ سے دورۂ حدیث کے طالب علم الیاس شاہ بن ریاض الدین نے پہلی، جامعہ قرطبہ کلفٹن سے درجہ خامسہ کے طالب علم گرحان بن نور خان نے دوسری جبکہ جامعہ عثمانیہ شیر شاہ سے درجہ رابعہ کے طالب علم عبدالرحمن بن قر شکیل نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع جنوبی کے ذمہ دار مولانا کلیم اللہ نعمان صاحب کی ٹیم نے سرانجام دیئے۔

ان تمام مقابلوں میں کراچی کے اہل مدارس نے خدام ختم نبوت کے ساتھ مل کر بڑی جانفشانی کے ساتھ محنت کی اور پروگرامات کی کامیابی میں کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کی محنتوں اور کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں۔ ☆☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی وتبلیغی پروگرامز

۱۶ر جنوری بعد نماز ظہر ملتان سے سفر شروع کیا۔ اس کا پہلا اسٹاپ جھاوریاں تھا۔ جھاوریاں ایک قدیمی قصبہ ہے۔ جہاں مرشد الاحرار حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے دو مسترشد بھائی مولانا قاضی عبدالقادرؒ اور مولانا قاضی عبدالمالکؒ نے آنکھ کھولی۔ اول الذکر کو حضرت والا کی طرف سے خلافت بھی نصیب ہوئی۔ نیز وہ تبلیغ و دعوت کے محاذ پر اتنے فنا ہوئے کہ تحریک دعوت وتبلیغ کا حصہ بن کر رہ گئے اور انہوں نے اپنا سب کچھ دعوت وتبلیغ کی نذر کردیا۔ ثانی الذکر مولانا قاضی عبدالمالک پر احراری ذوق غالب رہا، انہوں نے تحریک ختم نبوت میں اپنے آپ کو وقف کردیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مقامی قیادت سے لے کر مرکزی شوریٰ تک پہنچ گئے۔ قادیانیوں نے خوشاب کے علاقہ وادی سُون میں اپنا گرمائی ہیڈ کوارٹر بنانے کا پروگرام بنایا تو اس کے مقابلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ''جابہ'' کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنانے کے لئے مساعی جمیلہ کا آغاز کیا اور قادیانیوں کے ''النخلہ'' کے مقابلہ میں جابہ کے مقام پر تلہ گنگ روڈ پر برلب روڈ مسجد و مدرسہ بنانے کا پروگرام بنایا تو ''نلی'' کے جناب قاضی محمد رضاؒ اور جھاوریاں کے مولانا قاضی عبدالمالکؒ اس کے انچارج مقرر کئے گئے، جن کی مساعی جمیلہ سے دیکھتے ہی دیکھتے دیو قامت عمارت جامع مسجد ختم نبوت کے نام سے کھڑی ہوگئی۔

مولانا قاضی عبدالملک جھاوریاں کی جامع مسجد قاضیاں کے خطیب اور اس سے ملحقہ مدرسہ کے مہتمم قرار پائے۔ انہوں نے جھاوریاں میں رہ کر قادیانیوں کی تبلیغی وارتدادی سرگرمیوں کا بھرپور تعاقب کیا۔ حضرت مولانا قاضی عبدالقادرؒ کے فرزند ارجمند مولانا قاضی محمودالحسنؒ نے جھاوریاں شہر میں داخل ہوتے ہی چند فرلانگ کے فاصلہ پر جامعہ رحیمیہ جمال القرآن کے نام سے مدرسہ بنایا اور ساتھ ہی خوبصورت مسجد بھی۔ قاضی محمودالحسنؒ کے فرزند گرامی جناب حسین احمد، صعودالحسن، مولانا قاضی مطلوب الحسن، مولانا قاضی خبیب احمد، مولانا قاضی عمر اصغر سلمہ سمیت موخرالذکر تینوں بھائی جامعہ رحیمیہ کا نظم چلا رہے ہیں۔ مولانا قاضی مطلوب الحسن، قاضی خبیب احمد جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل ہیں جبکہ مولانا عمر اصغر قاضی جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ لاہور کے فضلاء میں سے ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد راقم نے جامعہ رحیمیہ کی جامع مسجد میں ناموس رسالت کے عنوان پر درس دیا، ناشتہ سے فراغت کے بعد خیبر پختونخواہ کی طرف عازم سفر ہوئے۔

مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ ہمارے حضرت لاہوریؒ کے برادر صغیر مولانا محمد علیؒ کے پوتے ہیں۔ تحریک ہجرت کے زمانہ میں دونوں بھائیوں نے افغانستان کی طرف ہجرت کی۔ جب تحریک ختم ہوئی تو حضرت لاہوریؒ واپس چلے گئے، جبکہ آپ کے چھوٹے بھائی مولانا محمد علیؒ پہلے پشاور پھر نوشہرہ کے ہوکر رہ گئے۔ مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ حضرت مولانا محمد علیؒ کے پوتے ہیں۔ نوشہرہ میں مدرسہ ومسجد کا نظم سنبھالے ہوئے ہیں۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر بھی ہیں۔ ان کی زیارت وملاقات کے بعد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں جامعہ کے مہتمم اور استاذ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق مدظلہ سے ملاقات کی۔

مولانا انوارالحق سے تعزیت: حضرت مولانا سمیع الحق شہید کے برادر جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم مولانا انوارالحق مدظلہ سے ملاقات کی اور حضرت شہید کی المناک شہادت پر تعزیت کی اور موصوف سے دعائیں لینے کے بعد حضرت شہید اور ان کے والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہم کے مزارات پر حاضری دی اور ایصال ثواب کی سعادت حاصل کی۔

مولانا عبدالقیوم حقانی سے ملاقات: مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ ملک کے نامور عالم دین، دسیوں کتابوں کے مصنف، پشتو اور اردو زبانوں کے معروف خطیب ہیں۔ اکوڑہ خٹک سے چند کلومیٹر نوشہرہ کی جانب خالق آباد میں جامعہ ابوہریرہ کے نام سے ادارہ چلا رہے ہیں۔ ان سے اور ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد قاسم

سلمہ سے ملاقات کی اور اول الذکر کے حکم پر جامعہ کے طلبا اور اساتذہ کرام سے حیات، رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام پر خطاب اور قادیانیوں کے شکوک و شبہات کے جوابات دینے کی سعادت حاصل کی، رات کا قیام و آرام قاری محمد اسلم مدظلہ کے ہاں مدرسہ میں رہا۔

جامع مسجد گنج گیٹ: پشاور میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے عنوان پر خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔

تین روزہ ختم نبوت کورس: شاہی مسجد پشاور میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ۱۷، ۱۸ر جنوری کو راقم الحروف نے ختم نبوت، رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کے اسرار و حکم، امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور، اوصافِ نبوت اور مرزا قادیانی کے عنوانات پر لیکچرز دیئے۔ ۱۹ر جنوری کو مولانا عادل خورشید نے پروجیکٹر کے ذریعہ سبق پڑھایا۔

دارالعلوم سرحد میں طلبا سے خطاب: دارالعلوم سرحد کی بنیاد فاضل دیوبند مولانا سیّد محمد ایوب جان بنوریؒ نے ۱۴ر شوال المکرم ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹ر جولائی ۱۹۵۱ء میں جامع مسجد سول کوارٹر کوہاٹ روڈ میں رکھی، جگہ کی قلت اور طلبا کی کثرت کی وجہ سے بیرون آسیا گیٹ برلب سرکلر روڈ انیس کنال زمین پروردگار عالم کے فضل و کرم سے میسر آئی۔ جامعہ کی عمارت کی بنیاد تلمیذ شیخ الہند حضرت مولانا عزیر گل اسیر مالٹا اور مولانا نصیرالدین غورغشتی نوراللہ مراقدہم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ آٹھ درسگاہیں اور ایک دارالحدیث تعمیر ہوگیا۔ بعدازاں حسب ضرورت تعمیرات کا اضافہ ہوتا چلا گیا۔ آج دارالعلوم سرحد ملک عزیز کے نامور دینی اداروں میں معروف ادارہ ہے۔ جہاں سے ہزاروں علماء کرام اور حفاظ و قراء دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ اور پیراستہ ہوکر اندرون ملک ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے سابق مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ سمیت سینکڑوں علماء کرام اور مشائخ عظام اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرماچکے ہیں۔ حضرت مولانا ایوب جان بنوریؒ کی وفات کے بعد حضرت کے فرزند ارجمند مولانا خالد جان بنوری، پوتے مولانا جواد بنوری مدظلہم انتظام و انصرام سنبھالے ہوئے ہیں۔ راقم کو جامعہ میں ۱۸ر جنوری ۱۱ بجے دوپہر مدرسہ میں حاضری اور طلبا سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر گفتگو کی سعادت نصیب ہوئی۔ رات کا قیام و آرام شیر محمد لالی کے ہاں رہا۔

مدرسہ اسلامیہ اخو وال درہ آدم خیل: دارالعلوم کی بنیاد شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ نے ۱۹۷۵ء میں رکھی۔ مولانا فضل ہادی اور حاجی عجب گل نے مدرسہ کی تعمیر و تزئین میں دن رات محنت کی۔ پہلے مہتمم حاجی محمد عابد مقرر ہوئے۔ اس وقت مدرسہ کا اہتمام مولانا سراج الاسلام مدظلہ نے سنبھالا ہوا ہے۔ اس وقت مدرسہ میں ۳۰۰ طلبا زیر تعلیم ہیں، جن میں ۱۱۰ مسافر ہیں۔ ۱۱۶ اساتذہ کرام کی نگرانی میں ترقی کے منازل طے کررہا ہے۔ ۲۰ر جنوری دس بجے صبح علماء کرام کا کنونشن منعقد ہوا، جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوہاٹ کے امیر مولانا مجاہدین نے کی۔ تفصیلی خطاب راقم کا ہوا۔

دارالعلوم قاضی حسام الدینؒ: کوہاٹ کی بنیاد ۱۸۷۶ عیسوی میں رکھی گئی۔ دورۂ حدیث شریف سمیت تمام درجات کی تعلیم ہوتی ہے، اس وقت مدرسہ کا اہتمام مولانا ڈاکٹر محمد طاہر کے ہاتھ میں ہے۔ ۲۰ر جنوری کو ظہر سے عصر تک اجتماع منعقد ہوا، جس میں دیگر علماء کرام کے علاوہ راقم نے بھی خطاب کیا۔ صدارت مولانا محمد مجاہدین نے کی۔ انتظام حاجی محمد علی اور ان کے رفقاء نے کیا۔ مذکورہ بالا دونوں پروگراموں میں مولانا محمد عابد نوشہرہ کا خطاب ہوا۔

دارالعلوم لاچی میں جلسۂ ختم نبوت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاچی کے امیر مولانا سیّد محبوب احمد شاہ کے اہتمام سے مغرب کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا مجاہدین اپنے رفقاء سمیت کوہاٹ سے تشریف لائے، تفصیلی خطاب راقم کا ہوا۔ گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر۴ میں صبح اسمبلی کے وقت میں راقم کا ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس سے خطاب ہوا، انہیں عقیدۂ ختم نبوت کی تعریف، اہمیت و ضرورت سے آگاہ کیا۔

دارالعلوم تعلیم القرآن پراچہ کالونی: کوہاٹ میں ظہر کی نماز کے بعد راقم نے طلبا و اساتذہ کرام کو قادیانیوں کے عقائد سے آگاہ کیا اور جناب نگر کے کورس میں شرکت کی دعوت دی، ساتھ طلبا نے شرکت کے لئے نام لکھوائے۔ بعدازاں جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا عبدالحنان کی عیادت کی اور ان سے دعائیں لیں۔

جامع مسجد میاں نور: جنگل خیل میں کانفرنس مغرب کی نماز کے بعد ہوئی، جس میں

سینکڑوں مسلمانوں کو ناموس رسالت اور ختم نبوت سے متعلق موجودہ حکمرانوں کے عزائم سے آگاہ کیا گیا۔

جامعہ انوارالصحابہ میں عشائیہ: جامعہ کے مہتمم مولانا عاصم نور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوہاٹ کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ انہوں نے مجلس کوہاٹ کی کابینہ کے اعزاز میں عشائیہ دیا، مہمان خصوصی محمد اسماعیل شجاع آبادی (راقم) تھے۔ کوہاٹ کے دونوں دنوں میں راقم اور مولانا محمد عابد کمال کا قیام انوارالصحابہ میں رہا۔ مدرسہ کا سنگ بنیاد ۲۰۱۱ء میں رکھا گیا۔ مولانا عاصم نور سلیقہ شعار اور انتظامی ذوق رکھنے والے عالم دین ہیں۔ قرآن پاک حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ درجۂ رابعہ تک کتب کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔

مدرسہ مفتاح العلوم: ہنگو میں حاضری دی، مدرسہ کا آغاز مولانا فخرالاسلام نے کیا جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید تھے، جمعیت علماء اسلام اور اس کے قائدین حضرت درخواستیؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے دست راست سمجھے جاتے تھے۔ امیر مانسہرہ مولانا عزیز گل سے قریبی مراسم تھے۔ ان کی وفات ۱۳؍اکتوبر ۱۹۸۸ء کو ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا ضیاء الاسلام نے مدرسہ کا اہتمام سنبھالا۔ ۱۱۵ اساتذہ کرام کی نگرانی میں ۳۸۷ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ مولانا ضیاء الاسلام کاکا خیل ہنگو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر ہیں۔

ٹل میں ختم نبوت کانفرنس: مولانا مفتی محمد دین سلمہ متحرک، فعال عالم دین ہیں۔ مقامی یونین کونسل کے چیئرمین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعماء میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے رفقاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے رفقاء سے مشورہ کے بعد کانفرنس کا اہتمام کیا، دیگر علماء کرام کے علاوہ راقم الحروف اور جمعیت علماء اسلام سندھ کے ناظم اعلیٰ مولانا راشد محمود سومرو کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس عیسک خماری: عیسک خماری ٹل سے ساٹھ ستر کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ عیسک خماری کی جامع مسجد میں مغرب کی نماز کے بعد ۲۳؍جنوری کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا حافظ جاوید انور نے کی۔ تلاوت ونعت ودیگر مقامی علماء کرام کے علاوہ محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر تفصیلی بیان کیا۔ نعتیہ کلام مولانا محمد واصف کوہاٹ نے پیش کیا۔

جامعہ حلیمیہ درہ پیزو کے طلبا سے خطاب: جامعہ حلیمیہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بعد بڑا مدرسہ ہے۔ جہاں دورۂ حدیث شریف میں سینکڑوں طلبا زیر تعلیم ہیں۔ مولانا سید محمد انور شیخ الحدیث جامعہ ہذا نے بنیاد رکھی، موخرالذکر جمعیت علماء اسلام کے راہنما اور ایم این اے ہیں، تمام تر دھاندلی کے باوجود اکانوے ہزار ووٹ لے کر کامیاب ہوئے۔ جامعہ کے طلبا کو چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی، ساتھ علماء کرام اور طلبا نے نام لکھوائے۔

جابو خیل میں ختم نبوت کانفرنس: ۲۳؍جنوری جابو خیل کی جامع مسجد میں عصر کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام جمعیت علماء اسلام نے کیا۔ مولانا محمد اسحاق مدظلہ منتظمین کانفرنس سے تھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ کے راہنما مولانا عبدالرحیم، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ نعت مولانا محمد ساجد نے پیش کی، تلاوت مولانا محمد اسحاق نے کی۔ آخری خطاب علاقہ کے ایم این اے مولانا محمد انور شیخ الحدیث جامعہ حلیمیہ درہ پیزو نے کیا۔ آپ نے ریاست مدینہ اور میثاق مدینہ کا فرق بیان کیا۔ اعزاز و اکرام کا اہتمام مولانا ضیاء الحکیم نے کیا۔

ککا خیال میں ختم نبوت کانفرنس: ۲۳؍جنوری کو نظام خیل محلہ کی مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا علی نواز نے کی۔ یخ بستہ ٹھنڈی ہوا کے باوجود ختم نبوت کانفرنس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ آخری خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا، تلاوت قاری مبشر رشید نے کی۔ نعت مولانا محمد ساجد اور حافظ محمد طیب نے اکٹھے پیش کی۔ مہمان خصوصی مولانا عبدالرحیم سرائے نورنگ تھے۔ مولانا عابد کمال صوبائی مبلغ نے پشتو زبان میں خطاب کیا۔

کیٹی بال کی مروت میں جلسۂ ختم نبوت: جمعیت علماء اسلام کے زیراہتمام ۲۴؍جنوری کو ظہر سے پہلے اور بعد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت ضلع کرک کے امیر مولانا حافظ بن یامین مدظلہ نے کی۔ ظہر سے پہلے محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا اور ظہر کے بعد مولانا مفتی کفایت اللہ مانسہرہ اور مولانا راشد محمود سومرو سندھ کے خطابات ہوئے اور یہ پروگرام ٹاؤن ہال کرک میں ہوا۔ (جاری ہے)

ختم نبوت کوئز پروگرام، حیدرآباد

رپورٹ: مولانا توصیف احمد، حیدرآباد

حیدرآباد..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے زیر اہتمام جنوری میں دفتر ختم نبوت حیدرآباد میں اسکول کے اسٹوڈنٹ کا ختم نبوت کوئز پروگرام ہوا، جس میں چھٹی تا میٹرک کے ۴۰ اسکولز کے طلبا نے حصہ لیا، طلبا کو شعور ختم نبوت وفتنہ مرزائیت (سوالاً جواباً) نامی رسالہ دیا گیا۔ جس میں نبوت، عقیدہ ختم نبوت، ناموس رسالت، انبیاء کرام، عشق رسول، حیات اور رفع ونزول حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، ظہور مہدی علیہ الرضوان، جھوٹے مدعیان نبوت، کردار مرزا غلام قادیانی، کفریات و دعاوی مرزا، قادیانیت اور پاکستان، تحریک ہائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء برصغیر میں تحفظ ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، قانون ناموس رسالت سے متعلق تقریباً ۲۲۳ سوالات وجوابات تھے۔ شعور ختم نبوت وفتنہ مرزائیت رسالہ کو طلبا نے بھرپور یاد کیا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حافظ محمد بشارکی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا، پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد نے طلبا سے تمہیدی گفتگو اور کوئز پروگرام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کے انعقاد کا مقصد آپ طلبا کو ختم نبوت و ناموس رسالت کا محافظ بنانا ہے۔ آپ جہاں بھی ہوں اور جس عہدہ اور منصب پر ہوں لیکن پہلے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے پہرہ دار ہوں۔ مولانا قاضی صاحب نے سولات کا سلسلہ شروع کیا، ایک تا پانچ سوالات کے صحیح جوابات دینے پر مختلف انعامات دیئے گئے پہلے راؤنڈ میں طلبا سے پانچ سوالات کیے گئے۔ جن طلبا نے مکمل جوابات دیئے ان سے اگلے راؤنڈ میں مزید پانچ سوالات کیے۔ دوسرے مرحلہ میں مکمل جوابات دینے والے طلبا کے مابین قرعہ اندازی کی گئی، جس میں خوش نصیب طالبعلم کو بمپر پرائز انعام سائیکل سے نوازا گیا، جن اسکولز کے طلبا نے حصہ لیا، ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

حذیفہ بن احسان الحق آئیڈیل پیس پبلک ہائی اسکول، امیرزادہ بن خیرمحمد آکسفورڈ انگلش ہائی اسکول، شاہ زیب بن انورعلی محسن حسن پبلک ہائی اسکول، عبداللہ بن زید احمد رینجرز پبلک ہائی اسکول، محمد ساحل بن محمد تابش اقرأ مدینۃ الاطفال، علی رضا بن فیض الحق الیف جی پبلک اسکول کینٹ، محمد علی بن محمد شبیر دی اسمارٹ اسکول، مصعب بن آفتاب، مصباح الہدیٰ، نصیر احمد بن ظہور احمد، محسن حسن پبلک ہائی اسکول، محمد خزیمہ بن محمد مزمل، الفاروق ہائی اسکول، محمد افنان بن محمد عثمان، سن برائٹ ایلمنٹری اسکول، محمد مبشر بن محمد ارشاد اقرأ روضۃ الاطفال، ابوہریرہ بن محمد شفیق، سیٹھ حافظ ہائی اسکول، منیب اختر بن نجیب اختر دی ایجوکیٹر اسکول، محمد لقمان بن حبیب نواز، چیسٹن پبلک ہائی اسکول، مزمل خان بن شاہد خان، دی سٹی اسکول، منیب بن محمد رضوان، سینٹ بوناونچر، عبدالنافع بن شفیق احمد، دی اسمارٹ اسکول، محمد احمد بن عمران احمد کیمبرلیی ہائی اسکول، عبدالباسط بن امیر احمد، شاہین فاؤنڈیشن اسکول، محمد سعد بن محمد راشد صدیقی دی سمارٹ اسکول، محمد زید بن عبید اقراء مدینۃ الاطفال، معاذ رسول بن غلام رسول اقراء مدینۃ الاطفال، عمر بن عدنان دی سٹی اسکول، زین العابدین بن محمد عرفان اقراء روضۃ الاطفال، اشعر بن محمد سلیم دی زیز سسٹم آف ایجوکیشن، عبدالحسیب بن محمد عارف رمیلہ قاضی ایجوکیشن سسٹم، محمد شعیب بن لکھمیر علی رضا میموریل، محمد مزمل بن سلطان محمود، کڈز کارنر ہائی اسکول، محمد عبداللہ بن شمس خان دی فلاور ہائی اسکول، عباس خان بن شمس التبریز، سعدیہ کیمبریج ہائی اسکول، محمد دراب خان بن انور عابد خان سینٹ بوناونچر۔ وجیہ الرحمٰن قریشی ڈاکٹر عین بلوچ ماڈل اسکول، محمد اسجد بن عبدالوحید یکی جیکسن گرامر ہائی اسکول، حسان بن محمد اقبال اقرأ مدینۃ الاطفال، محمد امامہ بن محمد نعمان ہیڈوے پبلک ہائی اسکول، محمد حارث بن محمد راشد صدیقی دی سمارٹ اسکول، عبدالحنان بن مہدی حسن، سرسید احمد خان اسکول، حماد احمد بن عمران احمد شاہین فاؤنڈیشن، محمد مبشر بن محمد نذیر پیراڈائیز ایلمنٹری اسکول، محمد مدثر بن افضال احمد فیلکن ہاؤس اسکول۔

اول الذکر آٹھ طلباء نے مکمل دس سوالات کے جوابات دیئے، جس کے بعد ان طلبا میں قرعہ اندازی ہوئی، جس کی بنیاد پر بمپر پرائز انعام سائیکل کے ونر محسن حسن پبلک ہائی اسکول لطیف آباد نمبر ۴ کے اسٹوڈنٹ شاہ زیب بن انور علی بنے، انعامات کی مختلف کیٹگیریز بنائی گئیں، اول تا پنجم جوابات کے انعامات کی پانچ کیٹگیریز تھی، جبکہ دس سوالات کے جوابات کے انعامات الگ تھے، تمام طلباء کرام کو قیمتی انعامات سے نوازا گیا، کوئز پروگرام میں علماء کرام و عوام الناس نے بھی شرکت کی۔ شرکاء نے پروگرام کو سراہتے ہوئے کہا کہ اسکول کے بچوں کے لئے اس طرح کے پروگرام ہوتے رہنے چاہئے۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کی دعا سے پروگرام ختم ہوا۔☆☆☆

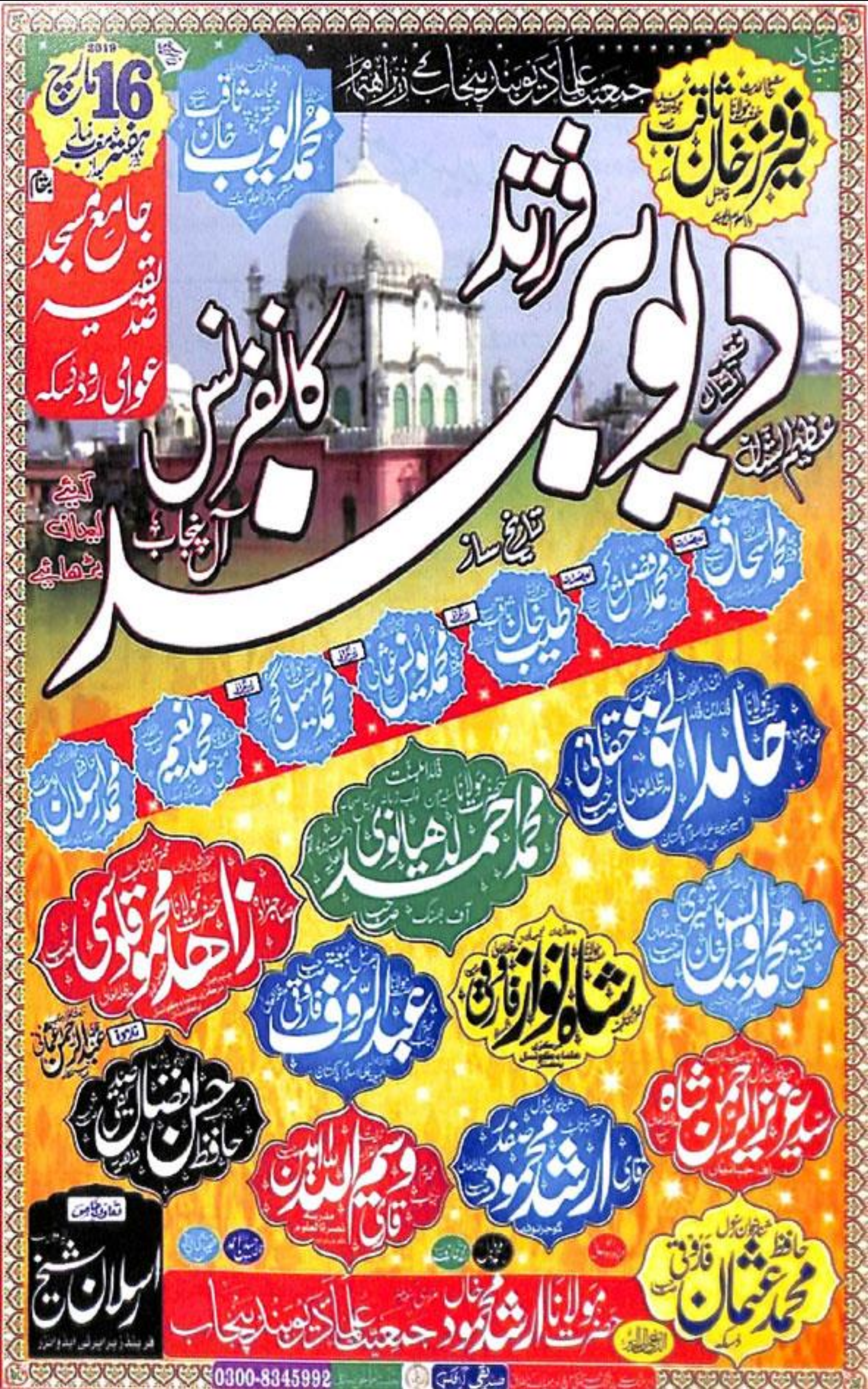

جمعیت علماء دیوبند پنجاب کے زیر اہتمام
فیروز خان ثاقب
محمد ایوب خان ثاقب
16 مارچ
2019
بروز ہفتہ بعد نماز مغرب
بمقام
جامع مسجد صدیقیہ عوامی روڈ ڈسکہ
عظیم الشان
فرزند دیوبند کانفرنس
آل پنجاب
تاریخ ساز
آئیے ایمان بڑھائیے
محمد اسحاق
طیب خان
محمد نعیم
حامد الحق حقانی
محمد احمد لدھیانوی
زاہد محمود قاسمی
عبدالرؤف فاروقی
شاہ نواز فاروقی
محمد الیاس
سید عزیز الرحمن شاہ
حافظ حسن افضال
وسیم اللہ امین
ارشد محمود صفدر
حافظ محمد عثمان فاروقی
ارسلان شیخ
حضرت مولانا ارشد محمود جمعیت علماء دیوبند پنجاب
0300-8345992